اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل قادیان

ہفتہ میں تین بار

ایڈیٹر:- غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

رجسٹرڈ ایل ۵۵

تار کا پتہ الفضل قادیان

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

نمبر ۱۴ | مورخہ یکم اگست ۱۹۳۱ء | یوم شنبہ | مطابق ۱۴ ربیع الاول ۱۳۵۰ھ | جلد ۱۹

مدینۃ المسیح

شملہ کی اطلاع مظہر ہے، کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کے حرم رابع بیمار ہیں۔ اُن کی صحت کاملہ کے لئے دُعا کی جائے ؛۔

۳۰۔ جولائی مولوی اللہ دتا صاحب لائل پور سے۔ اور مولوی مصباح الدین صاحب رینالہ خورد سے واپس آئے ؛۔

اطلاع موصول ہُوئی ہے، کہ مولوی محمد یار صاحب مولوی فاضل ۲۸۔ جولائی بمبئی سے پلسنا نامی جہاز پر ولایت روانہ ہو گئے ؛۔

۳۰۔ جولائی، ۷ بجے صبح ہائی سکول کی گراؤنڈ میں مولانا مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کی اقتدا میں ایک بہت بڑے مجمع نے نماز استسقا ادا کی۔ مولانا موصوف نے پہلے تمام مجمع سمیت کھڑے ہو کر لمبی دُعا کی پھر دو رکعت نفل پڑھائے۔ دوران نماز میں بھی لمبی دعائیں کی گئیں۔ خدا تعالیٰ قبول فرمائے ؛۔

حکومتِ کشمیر کا مسلمانوں کے خلاف کھُلم کھُلا اعلانِ جنگ

۱۴ اگست کے کشمیر ڈے کو ہر لحاظ سے کامیاب بنایا جائے

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا نہایت اہم اعلان

مولانا عبد الرحیم صاحب درد ایم۔ اے سکرٹری آل انڈیا کشمیر کمیٹی شملہ سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں :۔

شملہ ۲۹ جولائی۔ مہاراجہ صاحب کے اعلان اور سر ہری کشن کول کے وزیر اعظم کے عہدہ پر تقرر سے کشمیر کے حالات بہت زیادہ بدتر ہو گئے ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے۔ ریاست کے حکام زیادہ دُرشتی پر اُتر آئے ہیں، اور انہوں نے دباؤ اور تعدی کا مصمم ارادہ کر لیا ہے۔ سر ہری کشن جیسے مسلمانوں کے مسلمہ مخالف انسان کا تقرر مسلمانوں کے خلاف کھلم کھلا اعلانِ جنگ سے کم نہیں۔ کشمیر کے غریب مسلمان بے کس اور بے بس ہیں۔ انہیں ایسی جابر حکومت میں جو انہیں پیستی جا رہی ہے۔ فریاد کرنے اور حرف شکایت زبان پر لانے تک کی اجازت نہیں۔ آل انڈیا کشمیر کمیٹی راستبازی۔ انصاف اور انسانیت

کے تمام پر مسلم پریس سے درخواست کرتی ہے۔ کہ وُہ اس امر کی طرف پوری اور فوری توجہ منعطف کرے۔ لوگوں کو بیدار کر کے اپنے تیس لاکھ بھائیوں کے متعلق جو اس تہذیب و تمدن کے زمانہ میں عام انسانی حقوق سے بھی محرُوم ہیں۔ ان کے دل میں حقیقی اور گہری دلچسپی پیدا کرنے کے لئے متحدہ۔ پُرزور اور مسلسل پریس پروپیگنڈا کی اشد ضرورت ہے اور آل انڈیا کشمیر کمیٹی توقع رکھتی ہے۔ کہ مسلم پریس ۱۴۔ اگست کے "کشمیر ڈے" کو ہر لحاظ سے کامیاب بنانے کیلئے ہر روز مسلم پبلک کو متوجہ کرتا رہے گا۔

مسلمانوں کے مخالف پہلے ہی طعنے دے رہے ہیں۔ کہ ہندوستانی مسلمانوں کے اندر اپنے کشمیری بھائیوں کے لئے دلچسپی اور ہمدردی مفقود ہے۔ کشمیر کے تیس لاکھ مظلوم مسلمان اس سخت مصیبت کے وقت میں اپنی امداد اور نجات کے لئے ہندوستانی بھائیوں کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ آل انڈیا کشمیر کمیٹی تمام صوبوں کی ہر عقیدہ اور ہر خیال کی تمام اسلامی انجمنوں سے توقع رکھتی ہے۔ کہ وُہ "کشمیر ڈے" کو کامیاب بنانے کی پوری پوری جدوجہد کرے۔ اور کشمیر کے مسلمانوں کے مصائب کو کم کرنے کے لئے مقدور بھر کوشش اور ہمت کریں۔ نیز کشمیر کمیٹی درخواست کرتی ہے۔ کہ ہر شہر ہر قریہ اور ہر گاؤں میں کشمیر کمیٹیاں بنائی جائیں۔ اور دُنیا پر واضح کر دیں۔ کہ اس معاملہ میں ہر خیال اور ہر صوبہ کے مسلمان متفق اور متحد ہیں۔

کیا ریاست کشمیر اخبار انقلاب پر مقدمہ چلائیگی

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا تار اخبار انقلاب کو

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے سکرٹری امور خارجہ جماعت احمدیہ نے حسب ذیل تار اخبار انقلاب کو بھیجا ہے:۔

"مجھے یہ سُنکر بہت مسرت ہوئی۔ کہ حکومت کشمیر "انقلاب" کے خلاف مقدمہ چلانا چاہتی ہے۔ اگر ایسا ہوا۔ تو ہمیں موقعہ ملے گا۔ کہ ہم کشمیر کے مظالم کو انگریزی عدالت میں بے نقاب کریں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ میری ہر قسم کی تائید و حمایت آپ کے ساتھ ہوگی"

سکرٹری آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا تار

مولانا عبد الرحیم صاحب درد ایم۔ اے سکرٹری آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے حسب ذیل تار شملہ سے بنام "انقلاب" ارسال کیا ہے:۔

"یہ خبر کہ حکومت کشمیر "انقلاب" کے خلاف مقدمہ دائر کرنے والی ہے محض دھمکی معلوم ہوتی ہے۔ لیکن اگر اس نے مقدمہ دائر کر دیا۔ تو آپ یقین رکھیے۔ کہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی "انقلاب" کی پوری پوری امداد و حمایت میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھے گی۔

اسلامی ممالک کی خبریں اور اہم کوائف

عراق میں اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ

۲۴۔ جولائی کو برطانوی پارلیمنٹ میں مشرق وسطےٰ کے متعلق جو مباحثہ ہوا۔ اس میں عراق کے آزاد ہونے پر اقلیتوں کی پوزیشن اور بعض دیگر مشکلات کے بارہ میں سوالات کئے گئے۔ وزیر نو آبادیات نے جواب دیا۔ کہ عراق جمعیۃ الاقوام کو اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کا یقین دلا رہا ہے۔ اقلیتوں کا مستقبل خوشگوار نظر آتا ہے۔ اندرونی فسادات کو مٹانے کے لئے برطانی افواج حکومت عراق کے سپرد کر دی جائیں گی۔ کیونکہ برطانی ذرائع رسل و رسائل کو قائم رکھنے اور رشتہ اتحاد و مودت کے استحکام کے لئے برطانی فوجیں وہاں موجود رہیں گی۔

اتحاد عرب کی تحریک کے متعلق ایک عراقی مدبر کے خیالات

یاسین پاشا ہاشمی (عراق) اتحاد عرب کی تحریک کو ایک سازش سمجھتے ہیں جس کا مقصد ان کے خیال میں یہ ہے۔ کہ جزیرۃ العرب برطانیہ کے رحم و کرم کا محتاج ہو جائے۔ اور حجاز و نجد کی آزادی سلب ہو جائے۔

فلسطین کے متعلق دارالعوام میں اعلان

۲۲۔ جولائی کو برطانی دارالعوام میں وزیر نو آبادیات نے اعلان کیا۔ کہ فلسطین کے ہائی کمشنر کو وہاں کی زراعتی ترقی۔ نشو و ارتقاء اور اراضی کے بندوبست جدید کے متعلق ہدایات بھیجی گئی ہیں۔ اس سکیم پر عملدرآمد کے لئے قرضہ کے ذریعہ سرمایہ بہم پہنچایا جائے گا۔ ایسے اعراب کو جن کی اراضی یہود کے قبضہ میں چلی گئی ہیں۔ اور وُہ خانمان برباد ہو گئے ہیں دوبارہ آباد کرنے کا انتظام کیا جائے گا۔

ترکی میں ایک غدار کی گرفتاری

حال میں سمرنا میں ایک ترکی کپتان صبری بے نامی گرفتار ہوا ہے۔ جو جنگ عظیم میں ترکی کے محکمہ ہوا بازی میں افسر تھا۔ یہ شخص فلسطین میں انگریزوں کے ہاتھ گرفتار ہوا۔ اور بعد میں ان کی طرف سے ترکوں کے ساتھ لڑتا رہا۔ اختتام جنگ کے بعد وُہ اپنی ماں سے ملنے کے لئے ترکی میں آیا۔ اور سزا سے بچنے کے لئے کامل آٹھ سال اپنی ماں کے مکان میں چھپا رہا۔ لیکن آخرکار گرفتار ہو گیا۔

عجیب و غریب طریق فیصلہ

ترکی کے ایک قہوہ خانہ میں دو نوجوان کسی مسئلہ پر جھگڑ رہے تھے جس کا طریق فیصلہ انہوں نے یہ تجویز کیا۔ کہ وُہ مقامی دریا کو تیر کر عبور کریں۔ جو پہلے پہنچے۔ وُہ سچا۔ چنانچہ دونوں دریا میں کود پڑے اور ڈوب کر مر گئے۔

حکومت عراق کا نیا قانون

حکومت عراق آئندہ ایسے تمام لوگوں کو واپس کر دے گی۔ جو باقاعدہ اجازت نامہ حاصل کئے بغیر عراق میں داخل ہونگے۔ انہیں قید و جرمانہ کی سزائیں بھی دی جائیں گی۔ یہی حال ان حاجیوں کا ہوگا۔ جو ایران کے راستے عراق میں داخل ہونا چاہیں گے۔ باقاعدہ پاسپورٹ کے بغیر ایران۔ عراق۔ شام۔ فلسطین اور مصر کے رستہ مکہ مکرمہ پہنچنا ناممکن ہے۔

افغانستان کی نیشنل اسمبلی

کابل کی تازہ ترین اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ مجلس ملیہ کے اجلاس باقاعدہ شروع ہو گئے ہیں۔ سردار عبد الاحد خان کو صدر مقرر کیا گیا ہے۔ سمت جنوبی اور سمت مشرقی کی اطلاعات سے پایا جاتا ہے۔ کہ دونوں صوبوں میں کامل طور پر امن و امان ہے۔

مراکش میں از سر نو بے چینی

"ٹائمز آف لنڈن" کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ مراکش میں دوبارہ بے چینی شروع ہو گئی ہے۔ ضلع عمارہ کے گاؤں کا ایک شخص شریف ابن ازیب عبد الکریم کی طرح میدان میں نکلا ہے۔ اور قبائل کو مشتعل کر رہا ہے۔ اسپین سے فوجیں روانہ کی گئی ہیں۔

ترکی میں ملّا ازم

انگورہ کی ایک اطلاع سے پایا جاتا ہے۔ کہ وہاں ملّا ازم کا اثر ابھی باقی ہے۔ اس لئے حکومت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ لوگوں کو جمہوریت اور اس کے فوائد سے آگاہ کرنے کے لئے دیہات میں سفری سنیما سے تماشے دکھائے جائیں۔

حکومت ترکی میں ملازمتیں

جمہوریہ ترکی نے حکم دیا ہے۔ کہ جو سرکاری ملازم نئی زبان سے ناواقف ہو۔ اسے علیحدہ کر دیا جائے۔ یہ نئی زبان لاطینی سے ملتی جلتی ہے۔

حکومت ترکی اور اخبارات

معلوم ہوا ہے۔ ترکی کے اخبارات وہاں کی حکومت کے لئے وبال جان بنے ہوئے ہیں۔ حکومت چونکہ ابتدا میں اعلان کر چکی ہے کہ ان پر کسی قسم کی قیود نہ لگائی جائیں گی۔ اس لئے وُہ کوئی نوٹس بھی نہیں لے سکتی۔

شاہزادہ محمد موسےٰ کا عزم کابل

امیر یعقوب خان سابق والی افغانستان کے فرزند اکبر محمد موسیٰ خاں جو ہندوستان میں نظر بندی کی حالت میں رہتے ہیں بغرض سیر و سیاحت مع اپنی بیگم صاحبہ ... بادشاہ کی دعوت پر افغانستان جانا چاہتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۴ | قادیان دارالامان مورخہ یکم اگست ۱۹۳۱ء | جلد ۱۹

حالاتِ کشمیر بد سے بدتر ہو رہے ہیں

گورنمنٹ ہند کیوں متوجہ نہیں ہوتی

کشمیر سے جو خبریں پرائیویٹ طور پر آرہی ہیں۔ اور جو حالات مسلمان اخبارات میں شائع ہو رہے ہیں۔ وُہ تو نہایت ہی الم ناک اور درد انگیز ہیں۔ لیکن ان سے قطع نظر کرتے ہُوئے ہندو اخبارات میں جو کچھ شائع ہو رہا ہے۔ اس سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ حالات روز بروز بد سے بدتر ہوتے جا رہے ہیں۔ مسلمان بیحد تشدد اور سختی کا شکار ہو رہے ہیں۔ اور ان کی تباہی و بربادی کے سامان ہر پہلو سے مکمل کئے جا رہے ہیں۔ مسلمان افسروں اور وزرا کو ایک رنگ میں انتظامی معاملات سے علیحدہ کر دینا اور پولیس اور فوج کے مسلمان ملازمین کو غیر مسلح بنا دینا سوائے اس کے کوئی معنی نہیں رکھتا۔ کہ اس وقت کشمیر کی ۹۵ فیصدی مسلمان آبادی کے متعلق جو کچھ کیا جا رہا ہے وُہ جبر اور تشدد کی اس حد تک پہونچا ہُوا ہے۔ کہ ریاست کے بڑے سے بڑے اور ذمہ وار سے ذمہ وار مسلمان ملازموں تک کے لئے قطعاً ناقابل برداشت ہے۔ اور ریاست کو ہرگز یہ جُرأت نہیں ہے۔ کہ اپنے ان افعال کو دُنیا کے سامنے پیش کر کے حق بجانب ثابت کرنا تو الگ رہا۔ اپنے مسلمان ملازمین کو بھی اس سے مطلع ہونے دے۔ یہی حالت نہایت شرمناک اور قابلِ مذمت ہے۔ لیکن ہندو اخبارات میں ۲۵ جولائی کا جو ایک "خاص تار" شائع ہُوا ہے۔ اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ حالات نہایت ہی خطرناک صُورت اختیار کر چکے ہیں۔ اور ریاست کے ہندو حکام اپنے متشددانہ افعال پر پردہ ڈالے رکھنے کے لئے اور مسلمانوں کو آزادی کے ساتھ نشانہ ستم بنانے کے لئے ہر اُس چیز کو اپنے رستہ سے ہٹا رہے ہیں۔ جسے اپنے اس ناپاک مقصد کو پُورا کرنے میں حائل سمجھتے ہیں:۔

سری نگر کا مذکورہ بالا "خاص تار" جو ۲۷ جولائی کے "پرتاپ" میں شائع ہُوا ہے۔ یہ ہے

"یہاں یہ عام خیال پایا جاتا ہے۔ کہ فساداتِ کشمیر کی وجہ مسٹر ویکفیلڈ کی مُسلم نواز پالیسی ہے۔ اور آپ ہی کی بدولت فضا اس قدر مکدر ہو گئی تھی۔ چنانچہ ریاست کے ہندوؤں نے خصوصاً اور امن پسند کشمیری مسلمانوں نے عموماً آپ کے خلاف مہاراجہ بہادر کی خدمت میں میموریل ارسال کئے جن میں آپ کی برطرفی کا مطالبہ کیا گیا تھا لیکن ان درخواستوں کا کوئی نیک نتیجہ نہ نکلا۔ اب فسادات کے بعد مسٹر ویکفیلڈ کے خلاف بے حد جوش وخروش اور ناراضگی پھیل گئی۔ اور ایک بار پھر بڑے زور سے مطالبہ کیا گیا۔ چنانچہ اب معلوم ہُوا ہے۔ کہ ریاست کے ہندو مسلمانوں کا مطالبہ منظور کر لیا گیا ہے۔ اور راجہ ہری کشن کول کو وزیرِ اعظم مقرر کیا گیا ہے۔ مسٹر ویکفیلڈ سے پولیس وغیرہ کے تمام اختیارات چھین کر آپ کے حوالہ کئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ کو مکمل اختیار دیئے گئے ہیں۔"

قطع نظر اس سے کہ وُہ کونسے "امن پسند کشمیری مسلمان" ہیں۔ جنہوں نے مسٹر ویکفیلڈ کی "مسلم نواز پالیسی" کے خلاف میموریل ارسال کئے اور کشمیر ایسی ریاست میں ہندوؤں کے لئے ایسے مسلمانوں کا مہیا کر لینا کس قدر آسان ہے۔ جنہیں اپنے گلے اپنے ہی ہاتھوں کاٹنے کے لئے مجبور کر لیا جائے۔ قابلِ غور وُہ الزام ہے۔ جو مسٹر ویکفیلڈ پر لگایا گیا ہے۔ اور جس کی پاداش میں اُن سے تمام اختیارات چھین لئے گئے ہیں۔ مسٹر ویکفیلڈ ایک انگریز ہیں۔ اور ریاست کے ملازم۔ ان کے متعلق یہ کہنا۔ کہ ان کی مسلم نواز پالیسی کی بدولت ہی کشمیر کی فضا مکدر ہوئی۔ ایسی بات ہے جو کسی انسانی عقل وفکر میں نہیں آسکتی۔ ایک انگریز کو مسلمانوں کے مفاد سے کیا تعلق ہو سکتا ہے۔ اگر مسلمانانِ کشمیر کے جائز اور واجبی مطالبات منظور کر لئے جائیں۔ اگر انہیں سرکاری ملازمتوں میں اپنی آبادی کے لحاظ سے حصہ دیدیا جائے۔ اگر انہیں ظلم وستم کا شکار نہ بنایا جائے۔ اور اگر انہیں بھی ہندو اپنے جیسا ہی انسان سمجھنے لگ جائیں۔ تو اس سے مسٹر ویکفیلڈ کو کیا فائدہ پہونچ سکتا ہے۔ وُہ مسلمان نہیں۔ اور نہ ریاست کے باشندے ہیں۔ بلکہ وُہ ریاست میں بسلسلۂ ملازمت سکونت پذیر ہیں۔ اور یہ بات خوب اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ ان کی ملازمت ریاست کے حکمران طبقہ کی مرضی پر منحصر ہے۔ اس صورت میں انہیں کیا ضرورت ہے۔ کہ اپنی ملازمت کو خطرہ میں ڈال کر اور اپنے خلاف حکومتِ کشمیر کی ناراضی پیدا کر کے "مسلم نوازی" کے مرتکب ہوں۔ اور اس طرح کشمیر کی فضا کو مکدر کر کے اپنے آپ کو خطرات میں ڈالیں۔ البتہ وُہ ایک شریف انسان ہیں۔ اور اپنے سینہ میں شریفانہ دل رکھتے ہیں۔ اور کامیاب حکمران قوم کا ایک فرد ہونے کی وجہ سے اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ مُلک کی رعایا کے بہت بڑے اور کثیر التعداد طبقہ پر مسلسل ظلم وجبر روا رکھنا کسی حکومت کے لئے نیک نتائج نہیں پیدا کر سکتا۔ اس بنا پر یہ ہو سکتا ہے۔ کہ مسلمانانِ کشمیر کی عبرتناک حالت کو دیکھ کر اور ان کی افسوسناک زندگی سے واقف ہو کر ریاست کی بھلائی اور بہتری کے لئے اُن کے دل میں یہ خیال پیدا ہُوا ہو۔ کہ ان کی اصلاح اور ترقی کی کوشش کرنا ضروری ہے۔ اور اس طرح ریاست کو مضبوط بنانا چاہیئے۔ اپنے دل میں یہ خیال لانے سے زیادہ وُہ کچھ نہیں کر سکتے۔ اور چونکہ یہ خیال نہایت شریفانہ اور ریاست کے مفاد کے لحاظ سے بہت اہمیت رکھتا ہے۔ اس لئے ریاست کو پوری طرح اس کی قدر کرنی چاہیئے تھی۔ ہم نہیں جانتے۔ اس قسم کا خیال مسٹر ویکفیلڈ کے دل میں پیدا ہُوا بھی یا نہیں۔ البتہ یہ ضرور کہہ سکتے ہیں۔ کہ ریاست نے ان کے ساتھ جو سلوک کیا ہے۔ اس کی بنا محض اس قسم کا خیال پیدا ہونے کا شبہ ہی ہو سکتا ہے:۔

اب سوال یہ ہے۔ کہ جو حکومت محض اس قسم کے شبہ پر اپنے ایک نہایت قابل اور نہایت اہم خدمات بجا لانے والے ذمہ وار حاکم سے تمام اختیارات چھین لیتی ہے۔ اور اس کی بجائے ایک ہندو کو مقرر کر دیتی ہے۔ اس سے مظلوم اور ستم رسیدہ مسلمان رعایا کے متعلق عدل وانصاف کی کہاں تک توقع کی جا سکتی ہے۔ اور وُہ کیونکر اس بات کی مستحق ہے۔ کہ اس سے مسلمانوں کی تباہی و بربادی کے متعلق باز پُرس نہ کی جائے۔ ہم نہیں سمجھتے۔ ان حالات کو دیکھتے ہُوئے گورنمنٹ ہند اس وقت تک کیوں خموش ہے۔ اور کیوں وُہ ضروری کارروائی نہیں کرتی۔ پانی حد سے گزر چکا ہے۔ اور نہ صرف مسلمانانِ کشمیر کی مظلومی کی کوئی انتہا نہیں رہی۔ بلکہ جس کے متعلق حکومتِ کشمیر کو شبہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ اس کا دل مسلمانوں کی بربادی پر کڑھتا ہوگا۔ اس کے خلاف بھی اپنے جابرانہ اختیارات کو استعمال کر رہی ہے۔ حتےٰ کہ اپنے ذمہ وار اعلیٰ حکام اور نہایت اعلیٰ خدمات سرانجام دینے والے ملازموں کو بھی زیرِ عتاب لا رہی ہے۔ اس سے بڑھ کر اس کی خود سری اور جبر واستبداد کا اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔ گورنمنٹ ہند کو چاہیئے۔ کہ جلد سے جلد معاملاتِ کشمیر کی طرف متوجہ ہو۔ اور اپنے اس فرض کی ادائگی کا خیال کرے۔ جو موجودہ صورت میں اس پر عائد ہوتا ہے۔ تاکہ کشمیر کے حالات جو بدترین حد تک پہونچ چکے ہیں۔ روبہ اصلاح ہو سکیں۔ اور اس مُلک کی مظلوم مسلم رعایا کو امن وچین کی زندگی نصیب ہو۔ اب یہ توقع رکھنا کہ ریاست بطور خود مسلمانوں سے منصفانہ سلوک کرے گی قطعاً فضول ہے۔ ریاست کا اس وقت تک کا طرزِ عمل بتاتا ہے۔ کہ وُہ تشدد کے سوا اور کچھ نہیں جانتی۔

[illegible]

گورنمنٹ کے ملازم آریوں کی سماجی سرگرمیاں

سرکاری محکموں میں آریوں اور ہندوؤں کا قبضہ و تصرف نہ صرف اس لحاظ سے مسلمانوں کے لئے سخت نقصان رسان ہے کہ انہیں کوئی چھوٹی موٹی ملازمت بھی حاصل کرنے میں بے حد مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اور جو مسلمان کسی نہ کسی وجہ سے ملازم ہو چکے ہیں۔ وہ غیر مسلموں کی سختیوں کے شکار ہوتے رہتے ہیں۔ بلکہ اس لحاظ سے بھی تباہ کن ہے۔ کہ ہندو اور خاص کر آریہ ملازمین اپنے سرکاری اثر سے فائدہ اٹھا کر آریہ سماجی خیالات کی اشاعت میں مصروف رہتے ہیں۔ اور اب تو ان کی بے باکی جرأت اور دلیری اس حد تک بڑھ چکی ہے۔ کہ علی الاعلان اس کا ذکر اخباروں میں کیا جا رہا اور ایسے لوگوں کو قابل تعریف قرار دیا جا رہا ہے۔ تاکہ ہر ایک آریہ کھلم کھلا یہی طریق عمل اختیار کرے۔ چنانچہ "پرکاش" ۲۶۔ جولائی لکھتا ہے:-

"مسٹر گردھاری لال گورنمنٹ پنجاب کے محکمہ تعلیم کے گنتی کے ان چند آریہ سماجیوں میں سے ہیں۔ جو جہاں جائیں۔ آریہ سماج کی سیوا اپنا کرتویہ سمجھتے ہیں۔ محکمہ تعلیم میں لالہ ہر دیال بی۔ اے پرسدھ آریہ سماجی ہیں۔ جہاں بھی جائیں۔ وہاں معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ تعلیمی افسر ویدک دھرمی ہے۔ ایک اور مہاشہ دھرم متر ہیں انہیں میدان سے اٹھا کر پہاڑ میں کوٹ کھائی کے سکول میں پھینکا گیا۔ تو انہوں نے پہاڑ کی کندراؤں میں ویدک دھرم کا ناد گونجا دیا۔ اب انہیں کوٹ کھائی کے سرد علاقہ سے تلاگنگ کے گرم علاقہ میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ اور وہ وہاں بھی لگن سے آریہ سماج کی سیوا میں لگے ہوئے ہیں"۔

یہ صرف ان آریہ سماجیوں میں سے چند کی سماجی خدمات کا ذکر ہے جو محکمہ تعلیم میں گورنمنٹ کے ملازم ہیں۔ اور ایک متعصب آریہ سماجی اخبار کے الفاظ میں ذکر ہے۔ دوسرے محکموں میں جو آریہ سماجی ملازم ہیں۔ وہ الگ ہیں۔ گورنمنٹ نے محکمہ تعلیم کے ملازموں کے لئے خصوصیت کے ساتھ مذہبی بحث و مباحثہ کی ممانعت کی ہوئی ہے۔ لیکن مذکورہ بالا بیان سے ظاہر ہے۔ کہ آریہ مہاشے اس کی کوئی پرواہ نہیں کرتے اور جہاں جاتے ہیں۔ اپنے سرکاری اثر کے ذریعہ آریہ سماج کا پرچار شروع کر دیتے ہیں۔ اس طرح مسلمان طلباء اور مسلمان ماتحت ملازمین کے لئے ایسے لوگ جس قدر گمراہ کن ثابت ہو سکتے ہیں ظاہر ہے۔ معلوم نہیں محکمہ تعلیم کے افسران بالا نے تا حال کیوں اس طرف توجہ نہیں کی۔ اگر پہلے کوتاہی ہوئی ہے۔ تو اب جن سرکاری ملازمین کی اس قسم کی حرکات کا تعریفی رنگ میں "پرکاش" نے ذکر کیا ہے۔ اور دوسرے آریوں کو ایسا ہی رویہ اختیار کرنے کی تحریک کی گئی ہے۔ کم از کم ان کے متعلق ضرور مناسب کارروائی ہونی چاہیئے۔

اس کے ساتھ ہی ہم ان مسلمان اصحاب سے جو کسی مالی اور اقتصادی تحریک میں حصہ لینے سے اس لئے ڈرتے ہیں۔ کہ وہ سرکاری ملازم ہیں۔ یہ گزارش کرنا چاہتے ہیں۔ کہ وہ آریوں وغیرہ کی سرگرمیوں کو دیکھیں۔ اور قومی و ملی تحریکات میں شریک ہونے کی جرأت پیدا کریں۔

ڈاکٹر وال کی دل آزار کتاب کلکتہ یونیورسٹی میں

پنجاب یونیورسٹی نے نہایت ہی دور اندیشی سے کام لیا۔ کہ ہسٹری آف دی اسلامک پیپلز مصنفہ ڈاکٹر وائل جرمنی مترجمہ صلاح الدین خدابخش بار ایٹ لا کلکتہ کو مسلمانان پنجاب کے آواز بلند کرنے پر بی۔ اے کے کورس سے خارج کر دیا۔ لیکن ہمیں یہ معلوم کر کے بے حد افسوس ہوا۔ کہ کلکتہ یونیورسٹی میں ۱۹۱۴ء سے یہی ناپاک اور نہایت دل آزار کتاب بی۔ اے کے کورس میں داخل ہے۔ اور اس سے بھی بدتر دوسری کتاب ایم۔ اے کلاس میں ڈاکٹر ون کونس کی "اے لٹریری ہسٹری آف دی عربس" بھی داخل ہے جس میں علاوہ غلط اتہامات اور ناپاک الزامات کے چار تصویریں بھی دی گئی ہیں۔ ایک تصویر تخت نشین اور تین سامنے ایستادہ گویا نعوذ باللہ رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور آپ کے تین خلفاء اس تصویر میں دکھائے گئے ہیں۔

ہمیں یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ مسلمانان کلکتہ میں کئی بار اس کے خلاف جذبۂ ناراضگی پیدا ہوا۔ لیکن چونکہ اسے موثر طور پر ظاہر نہ کیا گیا۔ اس لئے ابھی تک کلکتہ یونیورسٹی نے ان دل آزار کتب کو نصاب تعلیم سے خارج کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی۔ اب جبکہ پنجاب یونیورسٹی نے ہسٹری آف دی اسلامک پیپلز کو بی۔ اے کے نصاب سے مسلمانوں کی طرف سے آواز اٹھانے پر فی الفور خارج کر دیا ہے اور اس طرح اس کے مسلمانوں کے لئے دل آزار ہونے کا اعتراف کر لیا ہے۔ تو کلکتہ یونیورسٹی کو بھی چاہیئے۔ کہ اس کتاب کو نیز ڈاکٹر ون کونس کی کتاب کو بی۔ اے اور ایم۔ اے کے نصاب سے خارج کر دے۔ ورنہ مسلمان مجبور ہونگے۔ کہ اس کے لئے پر زور جد و جہد شروع کریں۔

مسلمانانِ کشمیر کی امدادی تحریک

مسلمانانِ کشمیر اس وقت تک جن مظالم کا نشانہ بن چکے ہیں۔ انکا ازالہ بہت بڑی کوشش اور سعی کا متقاضی ہے۔ لیکن ہر خبر جو کشمیر سے آ رہی ہے۔ ہر خط جو وہاں سے پہونچ رہا ہے۔ اور ہر مسلمان جسے وہاں سے نکل کر آنے کا موقعہ مل رہا ہے۔ یہی ظاہر کر رہا ہے۔ کہ مسلمانوں کی حالت نہایت ہی المناک ہے۔ اور جبر و تشدد کی ساری طاقتیں ان کے خلاف صرف کی جا رہی ہیں۔ ان حالات میں اس امر کی بے حد ضرورت ہے۔ کہ پنجاب۔ صوبہ سرحد اور سندھ کے مسلمان بالخصوص اور تمام ہندوستان کے مسلمان بالعموم مظلوم اور ستم رسیدہ کشمیری مسلمانوں کی امداد اور اعانت کے لئے ہر ممکن تدبیر اختیار کریں۔ یہ نہایت ہی اطمینان اور تسلی کی بات ہے۔ کہ ۲۵۔ جولائی کو شملہ میں مسلمان زعماء کا جو معاملات کشمیر کے متعلق جلسہ ہوا ہے۔ اور جس میں نہایت معزز مسلمان راہنماؤں نے شرکت اختیار کی۔ اس میں ایک آل انڈیا کشمیر کمیٹی بنائی گئی۔ اور مسلمانانِ کشمیر کے مشدائد کو دور کرنے اور انہیں اپنے حقوق حاصل کرنے میں امداد دینے کے لئے نہایت مؤثر پروگرام تجویز کیا گیا ہے۔

لیکن ظاہر ہے۔ کہ کوئی معمولی سے معمولی کام بھی بغیر سرمایہ کے نہیں ہو سکتا۔ اور یہ تو بہت بڑا کام ہے۔ اس کے لئے کافی سرمایہ کی ضرورت ہے۔ یہ نہایت خوشی کی بات ہے۔ کہ مسلمانان ہند نے مسلمانان کشمیر کے مصائب میں ایسی ہمدردی اور جوش کا اظہار کیا ہے جس کی ان سے توقع تھی۔ اور ہر رنگ میں اپنی امداد کا یقین دلایا ہے اب جبکہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ ۱۴۔ اگست کو تمام ہندوستان میں کشمیر ڈے منایا جائے جس میں علاوہ لوگوں کو کشمیر کے حالات سے واقف کرنے کے گورنمنٹ ہند اور ریاست کو مظلوم مسلمانان کشمیر کے حقوق کی حفاظت کی طرف توجہ دلائی جائے۔ اور مصیبت زدگان کی امداد کے لئے چندہ بھی کیا جائے تو مسلمانان ہند اور خاص کر مسلمانانِ پنجاب و سرحد کا فرض ہے۔ کہ کشمیر ڈے کو ہر لحاظ سے شاندار اور موثر بنانے کے لئے ابھی سے تیار ہو جائیں۔ اور اس کے لئے سعی اور کوشش کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں۔

تشدد اور خونریزی کا دورہ

تشدد پسندوں کے متعلق کانگرس کی بے اعتنائی اور بعض حالتوں میں تعریف و توصیف کرنے کا یہ نتیجہ نکل رہا ہے۔ کہ قتل و خونریزی کے واقعات روز بروز بڑھ رہے ہیں۔ ابھی گورنر بمبئی پر قاتلانہ حملہ کرنے کا واقعہ فضاء میں گونج ہی رہا تھا۔ کہ کلکتہ میں ایک بنگالی نوجوان نے مسٹر ایچ۔ آر۔ گارلک ڈسٹرکٹ و سشن جج ۲۴۔ پرگنہ کو بر سر عدالت گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ گو وہ خود بھی پولیس کی گولی سے ہلاک ہو گیا۔ لیکن اس کی جامہ تلاشی سے جو خط ملا۔ اس میں تحریر تھا۔ کہ میں نے جان بوجھ کر مسٹر گارلک کو قتل کیا ہے۔ کیونکہ اس نے دنیش گپتا کو کرنل سمپسن کے قتل کے جرم میں سزائے موت کا حکم دیا۔

اس قسم کے پے بہ پے واقعات سے ظاہر ہے۔ کہ عدم تشدد کے دعوے دار یا تو دیدہ دانستہ پیچھے ہٹ رہے ہیں۔ یا پھر ان کا اثر و رسوخ زائل ہو کر ہندوستان کا امن و امان ان لوگوں کی طرف سے خطرہ میں پڑ رہا ہے جو تشدد اور خونریزی کو کامیابی کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ ہر امن پسند اور خیر خواہ ملک ہندوستانی کو اس کے خلاف نفرت و حقارت کا اظہار کرنا چاہیئے۔ اور اس خطرہ کے انسداد کے لئے

"اہلحدیث" کے چند اعتراضات کے جواب

اعتراض ششم

"سورۂ آل عمران میں ہے۔ میں تمہارے اطمینان خاطر کے لئے مٹی سے پرند کی شکل کا سا ایک جانور بناؤں۔ پھر اس میں پھونک ماروں۔ اور وہ خدا کے حکم سے اُڑنے لگے" لیکن (حضرت) مرزا صاحب لکھتے ہیں۔ کہ ان پرندوں کا پرواز کرنا قرآن شریف سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔

جواب

واقعی قرآن شریف سے کہیں ثابت نہیں ہوتا۔ کہ حضرت مسیح مٹی کے پرندے بنا کر اور ان میں پھونک مار کر انہیں سچ مچ کے جانور بنا دیتے تھے۔ کیونکہ قرآن شریف کی بیسیوں آیات ایسے مشرکانہ عقیدہ کی کھلم کھلا بیخکنی کر رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لن یخلقوا ذبابا ولو اجتمعوا لہ۔ یعنی انسان سب ملکر ایک مکھی بھی پیدا نہیں کر سکتے۔ تو پھر پرندوں کا پیدا کر لینا تو بہت بڑی بات ہے۔ اور پھر فرماتا ہے۔ قل اللہ خالق کل شیئ۔ اور فرماتا ہے۔ ھل من خالق غیر اللہ۔ جب ہر ایک چیز کا خالق اللہ ہی ہے۔ تو حقیقی معنوں میں حضرت مسیح کیونکر خالق طیور ہو سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ مفسرین نے بھی اس دقت کو محسوس کر کے تسلیم کیا ہے۔ کہ حضرت مسیح کے پرندے صرف ناظرین کی نظروں تک پرواز کرتے تھے۔ اور اوجھل ہوتے ہی گر کر مٹی ہو جاتے تھے۔ اور یہی حضرت مرزا صاحب نے فرمایا ہے۔ جیسا کہ ذیل کے حوالے سے ظاہر ہے۔

"مخالف لوگ کہتے ہیں۔ کہ یہ شخص حضرت مسیح علیہ السلام کے خالق طیور اور محی اموات کا منکر ہے۔ اور اس کو نہیں مانتا مگر میرا جواب یہ ہے۔ کہ میں حضرت مسیح کے اعجازی احیاء اور اعجازی خلق کو مانتا ہوں۔ ہاں اس بات کو نہیں مانتا۔ کہ حضرت مسیح نے خدا تعالیٰ کی طرح حقیقی طور پر کسی مُردہ کو زندہ کیا ہو۔ یا حقیقی طور پر کسی پرندہ کو پیدا کیا ہو۔ کیونکہ اگر حقیقی طور پر حضرت مسیح علیہ السلام کے مُردے زندہ کرنے اور پرندے پیدا کرنے کو تسلیم کیا جائے۔ تو اس سے خدا تعالیٰ کی خلق اور اس کا احیاء مشتبہ ہو جائیگا۔ مسیح علیہ السلام کے پرندوں کا حال عصائے موسیٰ کی طرح ہے۔ جیسے وہ سانپ کی طرح دوڑتا تھا۔ مگر ہمیشہ کے لئے اس نے اپنی اصلی حالت کو نہیں چھوڑا تھا۔ ایسا ہی محققین نے لکھا ہے۔ کہ مسیح کے پرندے لوگوں کے منظر آنے تک اُڑتے تھے۔ لیکن جب نظر سے اوجھل ہو جاتے۔ تو زمین پر گر پڑتے۔ اور اپنی پہلی حالت پر آ جاتے تھے۔ (حمامۃ البشریٰ صفحہ ۹۰) ایسا ہی ایک دوسرے مقام پر اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام میں فرماتے ہیں۔

"حضرت مسیح کی چڑیاں باوجودیکہ معجزہ کے طور پر ان کا پرواز قرآن کریم سے ثابت ہے۔ مگر پھر بھی مٹی کی مٹی ہی تھیں۔ اور کہیں خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا۔ کہ وہ زندہ بھی ہو گئیں" (صفحہ ۶۸)

پس حضرت مرزا صاحب نے کہیں بھی مسیح علیہ السلام کے معجزہ خلق طیور وغیرہ سے انکار نہیں کیا۔ ہاں اس فاسد خیال اور مشرکانہ اعتقاد سے انکار کیا ہے۔ کہ مسیح مٹی کے پرندے بنا کر اور ان میں پھونک مار کر انہیں سچ مچ کے جانور بنا دیتے تھے۔ اور نہ کوئی موحد انسان ایسا مان سکتا ہے۔ آپ نے مسیح علیہ السلام کی چڑیوں کا پرواز اور اس معجزہ کی حقیقت۔ واقعات اور انسانی عقل کے موافق ظاہر فرما کر ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا۔ کہ وہ چڑیاں سچ مچ کے جانور نہیں بن جاتے تھے۔ کیونکہ یہ کھلا کھلا شرک ہے۔ کہ صفت خالقیت جو محض ذات باری کے لئے مختص ہے۔ وہ کسی دوسرے کو دی جاتے۔

اعتراض ہفتم

قرآن کریم میں حضرت مسیح کی نسبت آتا ہے۔ کہ انہوں نے خدا کے حکم سے مادر زاد اندھوں اور کوڑھیوں کو چنگا اور مُردوں کو زندہ کیا۔ مگر (حضرت) مرزا صاحب لکھتے ہیں۔ کہ (۱) آپ کے ہاتھ میں سوائے مکر و فریب کے۔ اور کچھ نہ تھا۔ (۲) اور حضرت مسیح کے متعلق یہ اعتقاد رکھنے سے کہ وہ مردوں کو زندہ کیا کرتا تھا۔ اس امر میں کوئی شبہ نہیں رہتا۔ کہ نعوذ باللہ حضرت مسیح حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے افضل تھے۔

جواب

(۱) اس کے لئے اعتراض نمبر ۵ کا جواب ملاحظہ کریں۔ حضرت مرزا صاحب نے ہرگز مسیح علیہ السلام کی نسبت یہ نہیں فرمایا۔ کہ ان کے ہاتھ میں سوائے مکر و فریب کے اور کچھ نہ تھا۔ بلکہ عیسائیوں کے اس فرضی یسوع کی نسبت فرمایا ہے۔ جس نے خدائی کا دعویٰ کیا۔ چنانچہ ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ پر جہاں سے معترض نے مذکورہ بالا عبارت نقل کی ہے۔ اس سے ذرا آگے صفحہ ۸ پر حضرت مرزا صاحب فرماتے ہیں:۔

"مسلمانوں کو واضح رہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے یسوع کی قرآن شریف میں کچھ خبر نہیں دی۔ کہ وہ کون تھا۔ اور پادری اس بات کے قائل ہیں۔ کہ یسوع وہ شخص تھا جس نے خدائی کا دعویٰ کیا۔" تفصیل جواب نمبر ۵ میں دیکھیں۔

(۲) رہا مرزا صاحب کا یہ فرمانا۔ کہ حضرت مسیح کے متعلق یہ اعتقاد رکھنے سے کہ وہ مُردوں کو زندہ کیا کرتا تھا۔ اس امر میں کوئی شبہ نہیں رہتا۔ کہ حضرت مسیح حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے افضل تھے۔ بالکل صحیح ہے۔ واقعی اگر مسیح علیہ السلام نے مُردے زندہ کر دیئے۔ اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی ایک مری ہوئی مکھی بھی زندہ نہیں کی۔ تو پھر مسیح کی فضیلت میں کیا کلام باقی رہ جاتا ہے۔ حالانکہ اصل بات یہ ہے۔ کہ حقیقی مردہ کو نہ مسیح اور نہ کوئی اور سوائے ذات باری تعالیٰ کے زندہ کر سکتا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے۔ اللہ الذی خلقکم ثم رزقکم ثم یمیتکم ثم یحییکم ھل من شرکائکم من یفعل من ذالکم من شیئ۔ یعنی اللہ وہ ذات ہے۔ جو تمہیں پیدا کرتا ہے۔ پھر رزق دیتا ہے۔ پھر تمہیں مار دیتا ہے۔ پھر تمہیں زندہ کریگا۔ کیا تمہارے شریکوں میں سے کوئی ہے۔ جو ان کاموں میں سے کوئی کام کر سکے۔ تعجب ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے۔ کہ سوائے میرے اور کوئی مُردہ کو زندہ نہیں کر سکتا۔ لیکن ان لوگوں کا یہ اعتقاد ہے کہ مسیح نے سچ مچ کے مُردے زندہ کر دیئے۔ تو نعوذ باللہ کیا حضرت مسیح خدا کے شریک تھے؟ پس اصل بات یہ ہے۔ کہ انبیاء علیہم السلام کی بعثت اس وقت ہوتی ہے۔ جبکہ لوگ کفر و عصیان کی وجہ سے مر چکتے ہیں۔ اور بہت سے ایسے مردہ دل ہو جاتے ہیں۔ کہ ان پر لفظ موت کا مجازاً استعمال ہوتا ہے۔ ایسے مُردوں۔ بہروں۔ گونگوں۔ اندھوں کو جو کہ صمٌّ بکمٌ عمیٌ کے مصداق ہوتے ہیں۔ ایمان کے پانی سے زندہ کرنا انبیاء کرام کا کام ہے۔ چنانچہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ایسے احیاء موتیٰ کا ذکر بیّن الفاظ میں آیت ذیل میں موجود ہے۔

یا ایھا الذین امنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم۔ (ترجمہ) اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ فرمانبرداری کرو اللہ کی اور رسول کی۔ جب وہ بلاتا ہے تمکو تاکہ تمہیں زندہ کرے۔ (الانفال ۲۴)

پس مسیح علیہ السلام کی نسبت بھی جو احی الموتیٰ باذن اللہ آتا ہے۔ تو اس کے بھی یہی معنے ہیں۔ کہ روحانی مُردوں کو زندہ کرتا ہوں نہ کہ جسمانی مُردوں کو۔ مسیح جب ایک نبی تھے۔ خدا نہیں تھے۔ تو جہاں تک نبوت کا مُردے سے تعلق ہے۔ اسی قدر حیات سے تعلق ہونا چاہیئے۔ نہ یہ کہ خدا کی سی زندگی عطاء کرنے والا سمجھا جائے۔ اس میں تو شرک لازم آتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ میں ہی خالق کل شیئ ہوں۔ پھر کیونکر تسلیم کیا جائے۔ کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح کو برخلاف دیگر انبیاء حتیٰ کہ خاتم النبیین و افضل المرسلین کے برخلاف بھی اپنی خدائی سے یہ صفت دیدی تھی۔ باقی سب نبیوں کو اس سے محروم رکھا۔ یہ خیال سراسر باطل اور قرآن و حدیث

کے بالکل برخلاف ہے۔ حقیقی موتی کو حقیقی زندگی بجز اللہ تعالیٰ
کے ہرگز کوئی عطاء نہیں کرسکتا۔

اعتراض ہشتم

قرآن مجید میں ہے کہ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔ اور نہ کوئی
اس کے برابر کا ہے۔ لیکن مرزا صاحب اربعین میں فرماتے ہیں۔
دانیل نبی نے اپنی کتاب میں میرا نام میکائیل رکھا ہے۔ اور عبرانی
میں لفظی معنی میکائیل کے ہیں "خدا کی مانند" اور نیز آئینہ کمالات
اسلام میں لکھا ہے۔ کہ میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ میں اللہ ہوں"

جواب

یہ صحیح ہے۔ کہ میکائیل کے معنے ہیں خدا کی مانند۔ جیسا کہ
اقرب الموارد جلد ۲ صفحہ ۱۲۵۶ میں لکھا ہے۔ کہ میکائیل ایک فرشتہ کا مرکب
نام ہے۔ جو عبرانی ہے۔ اور اس کے معنے ہیں "وہ جو خدا کی مانند
ہے" مگر اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ جس فرشتہ کا نام قرآن کریم نے
میکائیل رکھا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی الوہیت یا خدائی میں شریک
ہے۔ اسی طرح اگر دانیال نبی کی کتاب میں حضرت مرزا صاحب
کا نام میکائیل رکھا گیا ہے۔ تو اس کے بھی یہ معنی نہیں کہ آپ کی
طرف الوہیت یا خدائی کی کوئی صفت منسوب کی گئی ہے۔ بخاری
اور مسلم کی ایک حدیث میں آتا ہے خلق اللہ ادم علیٰ صورتہ۔
یعنے خدا نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا۔ اور پیدائش کی کتاب
باب اول آیت ۲۶ میں بھی لکھا ہے "تب خدا نے کہا کہ ہم انسان کو
اپنی صورت اور اپنی مانند بناویں" لیکن اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ
آدم الوہیت میں خدا کی مانند تھا۔ اسی طرح حضرت مرزا صاحب
کے یہ تحریر فرمانے سے کہ دانی ایل نبی نے میرا نام میکائیل رکھا ہے
معترض کا یہ نتیجہ نکالنا کہ نعوذ باللہ آپ کو خدا تعالیٰ کی کسی صفت
میں شریک ہونیکا دعویٰ تھا۔ سراسر لغو ہے۔ جیسا کہ آپ اپنی کتاب
چشمہ معرفت کے صفحہ ۲۱۶ پر فرماتے ہیں
"خدا کا اپنی صفات میں انسان سے بالکل علیحدہ ہونا قرآن شریف
کی کئی آیات میں تصریح کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ جیسا کہ ایک یہ آیت ہے
لیس کمثلہ شیء وھو السمیع البصیر۔ یعنی کوئی چیز اپنی ذات اور
صفات میں خدا کی شریک نہیں...."
آئینہ کمالات اسلام کے حوالہ کے لئے اعتراض نمبر ۲ کا جواب ملاحظہ کریں۔
آخر میں معترض صاحب فرماتے ہیں۔ احمدی ہو منو کیا نبی کی یہی پہچان
ہے۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کے ہر قول و فعل کی مخالفت کرے۔ سو ہم خدا تعالیٰ
کے فضل سے اوپر ثابت کر چکے ہیں۔ کہ یہ آپکی سمجھ کا قصور ہے۔ ورنہ
حقیقت یوں نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے قول و فعل کی مخالفت کرنا تو آپ
جیسے مخالفین کا شیوہ ہے۔ جن کے حق میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لھم
اعین لا یبصرون بھا و لھم اذان لا یسمعون بھا۔ خدا تعالیٰ
آپ کی آنکھیں اور کان کھولدے۔ تا آپ معاندین کے نقش قدم پر
چلکران کا پس خوردہ کھاتے ہوئے اپنی عاقبت تباہ نہ کرلیں۔
(خاکسار عبدالحمید سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ۔ نئی دہلی)

نئی زمین اور نیا آسمان

ہر نبی کی بعثت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ نئی
زمین اور نیا آسمان بنایا جاتا ہے۔ یعنی پہلے خیالات افکار عقائد اور
لوگوں کے مفروضہ دین میں انقلاب عظیم برپا کردیا جاتا ہے۔ مثال
کے طور پر دیکھ لو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جس زمانہ میں مبعوث
ہوئے۔ اس زمانہ میں بھی عرب کو اپنے کلام پر ناز تھا۔ مگر اسلام نے
آکر عرب کے علم کلام کو بدل دیا۔ ان کے خیالات و افکار میں تبدیلی
کردی۔ ان کی عادات اور رسوم کو بالکل اور قالب میں ڈھال دیا۔
یہاں تک کہ بکریاں چرانے والے اور سات سات دنوں کا فاقہ
کرنے والے قیصر و کسریٰ کے تخت و تاج کے مالک بن گئے۔ جس طرح
ازمنۂ ماضیہ میں اللہ تعالیٰ نے اس سنت کو جاری رکھا۔ اسی طرح
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت بھی اس کا جلوہ دکھایا۔ اور
کشفاً آپ پر بھی یہ حقیقت ظاہر فرمائی۔ کہ آپ کے ذریعہ نئی زمین
اور نئے آسمان کی پیدائش مقدر ہو چکی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح
موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا۔
"ایک دفعہ کشفی رنگ میں میں نے دیکھا۔ کہ میں نے نئی زمین اور نیا
آسمان پیدا کیا ہے۔ اور پھر میں نے کہا۔ کہ آؤ اب انسان کو پیدا
کریں" (چشمۂ مسیحی)
نادان اور کم فہم لوگوں نے اس پر اعتراض کیا۔ اور کہا مرزا صاحب
خدا کے مقابلہ میں زمین و آسمان کے خالق ہونے کے دعویدار ہیں۔
بارہا اس کا جواب دیا گیا۔ مگر اب اہلحدیث ۱۹ر جون میں پھر یہ اعتراض
کیا گیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔
"سورۃ البقر میں یہ ارشاد خداوندی ہے۔ ھو الذی خلق لکم ما
فی الارض جمیعًا۔ ثم استویٰ الی السماء فسوٰھن سبع سمٰوٰت یعنی
قادر مطلق ہے۔ جس نے تمہارے لئے زمین کی کل کائنات پیدا کی پھر
اس کے علاوہ ایک بڑا کام یہ کیا۔ کہ آسمان کے بنانے کی طرف متوجہ
ہوا۔ تو آسمان ہموار کردیئے۔ اس کی ضد میں مرزا صاحب آئینہ کمالات
اسلام کے صفحہ ۵۶۴/۵۶۵ پر یوں رقمطراز ہیں "میں نے اپنے دل میں کہا۔ کہ
ہم کوئی نیا نظام دنیا کا بنا دیں۔ یعنی نیا آسمان اور نئی زمین بناویں
پس میں نے پہلے آسمان اور زمین اجمالی شکل میں بنائے۔ جن میں کوئی
تفریق اور ترتیب نہ تھی۔ پھر میں نے ان میں جدائی کردی۔ اور جو
ترتیب درست تھی۔ اس کے موافق ان کو مرتب کردیا"
اس اعتراض کے متعلق سب سے پہلی بات تو یہ یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ
جو کچھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیکھا۔ سب کشفی
ماجرا ہے۔ اور کشوف و رویا کے وقت انسان کا زیادہ تعلق اس
مادی دنیا سے نہیں ہوتا۔ بلکہ اس پر ایک قسم کا انقطاع طاری
ہوتا ہے۔ پس ایسی حالت میں انسان کئی ایسی باتیں دیکھتا اور کرتا ہے
جو اس مادی دنیا میں نہیں کرسکتا۔ خواب میں کئی دفعہ انسان اُڑنے
لگتا ہے۔ مگر کوئی نہیں کہتا۔ کہ اب یہ انسان نہیں رہا۔ بلکہ پرند
ہو گیا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیشک ایسا دیکھا
کہ آپ نے نئی زمین اور نیا آسمان بنایا۔ مگر وہ شخص جو اس زمین و آسمان
کو ظاہری زمین و آسمان قرار دیتا ہے۔ وہ یقیناً حد درجہ کا کوڑ مغز
ہے۔ اس لئے کہ یہ زمین و آسمان تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام
کے اس کشف سے پہلے موجود تھے۔ پس ایک کشف کا ایسا مطلب لینا
صریح باطل اور غلط ہے۔
دوسری بات یہ یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام
نے کبھی زمین و آسمان کا خالق ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ اور نہ
ہی آپ نے اس کشف کا کبھی یہ مفہوم بیان کیا۔ بلکہ آپ آئینہ
کمالات اسلام میں ہی تحریر فرماتے ہیں۔
"انی اعتقد من صمیم قلبی ان للعالم صانعًا قدیمًا
واحدًا قادرًا کریمًا۔ مقتدرًا اعلیٰ کل ما ظھر و اختفی۔"
(صفحہ ۳۸۴) یعنی میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ اس جہان کا ایک قادر اور
کریم خدا خالق ہے۔ وہی ہے۔ جو ہر ظاہر و مخفی پر اقتدار رکھتا ہے
پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عقیدہ کے صریح خلاف آپ
کی طرف یہ امر منسوب کرنا کہ گویا آپ خالق ارض و سماء ہونے
کے مدعی تھے۔ انتہا درجہ کی افسوسناک جرأت ہے۔
جس طرح کشوف عموماً تعبیر طلب ہوتے ہیں۔ اسی طرح اس
کشف کی بھی تعبیر کرنی چاہیئے۔ جو ظاہر ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت
مسیح موعود علیہ السلام کو بتایا۔ کہ اب خدا پہلے مذہبی نظام کو بدل کر
ایک نیا نظام قائم کرنا چاہتا ہے۔ وہ نئی زمین بنائیگا۔ یعنی ایسی
پاکیزہ جماعت قائم کریگا۔ جن کے دلوں میں ہدایت کا بیج بویا جائیگا۔
اور وہ پھل لائیگا۔ اسی طرح خدا نیا آسمان بنائیگا۔ یعنی متواتر
نشانات الہیہ ظاہر کریگا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں
"نادان مولویوں نے شور مچایا۔ کہ دیکھو اب اس شخص نے خدائی
کا دعویٰ کیا۔ حالانکہ اس کشف سے یہ مطلب تھا کہ خدا میرے ہاتھ
پر ایک ایسی تبدیلی پیدا کریگا۔ کہ گویا آسمان اور زمین نئے ہو جائینگے
اور حقیقی انسان پیدا ہونگے" (چشمۂ مسیحی حاشیہ صفحہ ۳۵) پھر فرماتے ہیں
"خدا نے ارادہ کیا کہ وہ نئی زمین اور نیا آسمان بناوے۔ وہ کیا ہے
نیا آسمان اور کیا ہے نئی زمین۔ نئی زمین وہ پاک دل ہیں۔ جن کو خدا
اپنے ہاتھ سے طیار کر رہا ہے۔ جو خدا سے ظاہر ہوئے اور خدا ان سے
ظاہر ہوگا۔ اور نیا آسمان وہ نشان ہیں۔ جو اس کے بندے کے
ہاتھ سے اسی کے اذن سے ظاہر ہو رہے ہیں۔ لیکن افسوس کہ دنیا نے
خدا کی اس نئی تجلی سے دشمنی کی" (کشتی نوح)
یہی نئی زمین اور نئے آسمان کا محاورہ اناجیل میں بھی استعمال
ہوا ہے۔ چنانچہ پطرس کہتا ہے۔
"اس کے وعدے کے موافق ہم نئے آسمان اور نئی زمین کا
انتظار کرتے ہیں۔ جن میں راستبازی بسی رہیگی" (۲ پطرس ۳/۱۳)
اگر تعصب سے علیحدہ ہو کر غور کیا جائے۔ تو معلوم ہوگا۔ حقیقتاً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے مذہبی زمین و آسمان بدل گئے۔ آج سے پچاس سال

تاریخ اسلام

مدینہ منوّرہ اور انصار

ایک وقت تھا۔ کہ مدینہ بالکل گمنام اور غیر معروف بستی تھی۔ لیکن آج ساری دنیا میں نہ صرف مشہور و معروف ہے۔ بلکہ ایک مقدس بستی ہے جس کی وجہ یہ ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زندگی کے آخری سال اسی جگہ گذارے اسی جگہ وفات پائی اور بالآخر اسی جگہ مدفون ہوئے ؛؛

مدینہ اور اس کے باشندے

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد سے قبل اس کا نام یثرب تھا یہ مکہ سے شمال کی جانب قریباً اڑھائی سو میل کے فاصلہ پر واقع ہے اسلام سے قبل یہاں یہود اور بت پرست دونو مذاہب کے لوگ آباد تھے۔ بت پرست اوس اور خزرج قبائل تھے۔ جن کے متعلق لکھا ہے کہ ان کا اصل وطن یمن تھا۔ اور یمن میں جب وہ مشہور سیلاب آیا۔ جسے "سیل عرم" کہتے ہیں۔ تو یہ لوگ وہاں سے نکل کر یثرب میں آ گئے۔ یہی وہ لوگ ہیں۔ جنہیں وہ سعادت عظمٰی حاصل ہوئی۔ جس کی وجہ سے وہ مسلمانوں میں انصار کے لقب سے ملقب کئے جاتے ہیں۔

یہود چونکہ اہل کتاب تھے۔ اس لئے صحف آسمانی اور رسالت و نبوت کے متعلق انمیں تذکرہ ہوتا رہتا تھا۔ اور انہی نوشتوں کے مطابق وہ ان دنوں ایک عظیم الشان نبی کے منتظر تھے۔ بوجہ پڑوس اور روزمرہ کے میل جول کے انصار کا یہود کی ان باتوں سے متاثر ہونا لازمی تھا۔ چنانچہ ان کے گوش ان روحانی اصطلاحات سے آشنا ہو چکے تھے۔ یہود اور ان میں باہم جدال و قتال بھی ہوتا رہتا تھا۔ اور دونو قومیں اپنا اقتدار اور تسلط قائم کرنے کی کوشش میں لگی رہتی تھیں۔ یہود کہتے تھے۔ عنقریب ایک بہت بڑا نبی مبعوث ہونے والا ہے۔ جس کا ساتھ دے کر ہم تمہیں نیست و نابود کر دیں گے۔ اور اس کے متبعین میں شامل ہو کر دنیا میں بہت طاقتور ہو جائینگے۔

قبیلہ اوس کے آدمی مکہ میں

یہود سے برسر پیکار رہنے کے علاوہ عربی ذہنیت کے اثر کے ماتحت اوس و خزرج کے درمیان بھی جنگ جاری رہتی تھی۔ اور دونو ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی فکر میں لگے رہتے۔ اسی سلسلہ میں اوس کے کچھ آدمی مکہ میں آئے۔ تا خزرج کے خلاف قریش سے امداد طلب کریں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دستور تھا۔ کہ اشہر حرم میں جو لوگ باہر سے مکہ میں آتے۔ ان کے پاس جا کر تبلیغ کرتے۔

اس سفارت میں ایک شخص ایاس ابن معاذ بھی تھے۔ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلام مبارک سن کر اپنے ساتھیوں سے کہا۔ ہم جس چیز کے لئے یہاں آئے ہیں یہ شخص جس چیز کی طرف ہمیں بلاتا ہے۔ اس سے بہت بہتر ہے۔ اس وقت تو قافلہ سالار نے انہیں خاموش کر دیا۔ مگر لکھا ہے۔ مدینہ میں جا کر جب ان کی وفات ہوئی۔ تو ان کی زبان پر کلمہ توحید جاری تھا ؛؛

قبیلہ خزرج کے چند لوگوں کا اسلام لانا

۱۱ نبوی میں حج کے لئے جب قبیلہ خزرج کے کچھ لوگ پھر مکہ میں آئے۔ تو حسب عادت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے پاس جا کر انہیں کلام الٰہی سنایا۔ جسے سن کر ان لوگوں نے ایک دوسرے سے کہا۔ بہتر ہے۔ ہم اسے مان لیں۔ ایسا نہ ہو۔ یہود سبقت لے جائیں۔ چنانچہ وہ مسلمان ہو گئے۔ یہ کل چھ اشخاص تھے۔ ان مصدقین میں سب سے اول حضرت اسعد بن زرارہ تھے۔ ان لوگوں نے یثرب واپس پہنچ کر تبلیغ اسلام کا وعدہ کیا۔ اور اسے وفاداری سے نباہا۔ چنانچہ ان کی تبلیغ سے اسلام کا وہاں چرچا ہونے لگا ؛؛

بیعت عقبہ اولٰی

آئندہ حج تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہایت اضطراب کے ساتھ انتظار کرتے رہے۔ کہ یثرب میں اسلام کو قبولیت حاصل ہے یا نہیں۔ اور جب حج کا موقع آیا۔ تو آپ نہایت اشتیاق سے اہل یثرب کی تلاش میں گھر سے نکلے۔ اور منٰی کے قریب عقبہ میں آپ کو اہل یثرب نظر آئے۔ جنہوں نے اخلاص سے آپ کا خیر مقدم کیا۔ اب کے ان کی تعداد بارہ تھی۔ اور ان میں کچھ وہ لوگ بھی تھے۔ جو گذشتہ سال ایمان لا چکے تھے۔ یہ لوگ اوس و خزرج دونو قبائل سے تعلق رکھتے تھے۔ انہوں نے وہاں کے سارے حالات سنائے۔ اور باقاعدہ بیعت کی۔ جسے تاریخ اسلام میں بیعت عقبہ اولٰی کہا جاتا ہے۔ بیعت کے الفاظ یہ تھے۔ کہ ہم شرک نہیں کریں گے۔ چوری۔ زنا کے مرتکب نہ ہوں گے۔ قتل اولاد نہیں کریں گے۔ کسی پر بہتان نہیں باندھیں گے۔ اور ہر نیک کام میں آپ کی اطاعت کریں گے۔ بیعت کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ اگر تم اس عہد پر قائم رہو گے۔ تو تم خدا سے جنت پاؤ گے۔ اور اگر کمزوری دکھائی۔ تو پھر تمہارا معاملہ اللہ تعالٰی کے ساتھ ہے ؛؛

مدینہ میں اسلام کا پہلا مبلغ

مکہ سے واپسی کے وقت ان لوگوں نے درخواست کی کہ کوئی معلم ہمارے ساتھ بھیجا جائے۔ جو ہمیں اسلام سکھائے۔ اور مشرکین میں تبلیغ اسلام کرے۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مصعب بن عمیر کو اس خدمت پر مامور کر کے ان کے ساتھ بھیجا۔ یہ مصعب قبیلہ عبد مناف اور سابقین میں سے تھے۔ غزوۂ بدر میں اسلام کے علمبردار یہی تھے۔ مصعب مدینہ میں آ کر اسعد بن زرارہ کے مکان پر ٹھیرے۔ جو مدینہ کے معزز روٴساء میں سے تھے۔ اور پہلی بار ایمان لا چکے تھے۔ حضرت اسعد روزانہ لوگوں کے مکانوں پر جا کر ان کو تبلیغ کرتے۔ اور کلام پاک سناتے۔ خدا تعالٰی کے فضل سے ان کے اندر اسلام پھیلنے لگا۔ اوس و خزرج بڑی سرعت کے ساتھ مسلمان ہونے لگے۔ مدینہ میں تو اسلام کو اس طرح ترقی حاصل ہو رہی تھی۔ اور مکہ میں قریش کے مظالم روز افزوں تھے۔ اور مدینہ کی اطلاعات ان کے لئے اور بھی زیادہ غضبناک ثابت ہو رہی تھیں ؛؛

اہل مدینہ سے فیصلہ کن گفتگو

اگلے سال یعنی ۱۲ نبوی میں اوس و خزرج کے بہتر اشخاص مکہ میں آئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کی آمد کی اطلاع ملی۔ تو آپ نے رات کے وقت عقبہ کی گھاٹی میں ان سے ملاقات کا وقت مقرر کیا۔ تا کوئی دیکھ نہ سکے۔ حضرت عباس رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا اگرچہ مسلمان نہ تھے۔ مگر پھر بھی اس ملاقات کے وقت آپ کے ساتھ گئے۔ اور اہل مکہ سے کہا۔ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنے خاندان میں معزز ہے۔ اور اس کا خاندان اس کی حفاظت کرتا ہے۔ تم لوگ اسے اپنے پاس لے جانا چاہتے ہو۔ اور وہ بھی سوائے تمہارے اور کہیں نہیں جانا چاہتا۔ سو اگر اس کی حفاظت کرنی ہے۔ تو خیر ورنہ ابھی جواب دیدو۔ اس پر ایک انصاری نے کہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود کچھ فرمائیں۔ آپ نے حقوق اللہ اور حقوق العباد پر ایک مختصر سی تقریر فرمائی۔ اور آپ کو مدینہ لے جانے کی وجہ سے انصار پر جو ذمہ داریاں عائد ہوتی تھیں۔ انہیں کھول کھول کر بیان کیا۔ اس پر ایک شخص نے کہا۔ ہم اس کے تیار ہیں۔ مگر ایک اور بولا یا رسول اللہ آپ کو لے جانے کی وجہ سے یہود سے ہمارے تعلقات منقطع ہو جائینگے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ غلبہ حاصل کرنے کے بعد آپ اپنے وطن آ جائیں۔ ایسا نہ ہو۔ کہ ہم کہیں کے نہ رہیں۔ آپ نے فرمایا ہرگز نہیں تمہارا خون میرا خون ہوگا۔ تمہارے دوست میرے دوست تمہارے دشمن میرے دشمن ہوں گے۔ آخر سب نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ آپ نے ان بہتر اشخاص میں سے بارہ نقیب مقرر فرمائے۔ جنہیں لوگوں نے خود ہی تجویز کیا تھا۔ اور انہیں اپنے اپنے قبیلہ کا نگران مقرر کر کے تبلیغی ہدایات دیں ؛؛

قریش کی مخالفت

اس تمام کارروائی کے بعد تمام صحابہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہایت خاموشی کے ساتھ ایک ایک۔ دو دو کر کے گھاٹی سے نکل گئے۔ مگر کسی نہ کسی طرح اس اجتماع کی بھنک قریش کے کانوں میں پڑ گئی۔ وہ فوراً اہل یثرب کے ڈیرہ میں پہنچے اور جا کر دریافت کیا کہ کیا معاملہ ہے ان میں سے جو ابھی بت پرست تھے۔ ان کو چونکہ اس کی کوئی اطلاع نہ تھی۔ اس لئے انہوں نے صاف انکار کر دیا۔ اس وقت تو قریش کی تسلی ہو گئی۔ لیکن کچھ عرصہ کے بعد جب اہل یثرب کوچ کر گئے۔ تو پھر شبہ ہوا۔ اور انہوں نے ان کا پیچھا کیا۔ مگر قافلہ نکل گیا تھا۔ صرف ایک شخص کسی وجہ سے پیچھے رہ گیا تھا۔ جسے یہ لوگ پکڑ لائے۔ اور خوب پیٹا۔ مگر مکہ کے ایک رئیس

تحقیق الادیان

وید الہامی نہیں

آریہ سماج کا دعوٰے ہے۔ کہ ابتدائے دُنیا میں ایشور نے اگنی۔ وایو۔ آدتیہ اور انگرا چار رشیوں کے ذریعے رگ۔ یجر۔ سام اور اتھر وید لوگوں کی اصلاح اور راہ نمائی کے لئے نازل فرمائے اور یہ کہ ہمیشہ کے لئے یہی روحانی ترقی کے لئے کافی ہیں۔

ہندوؤں میں کوئی ویدوں کا ماہر نہیں

مگر یہ عجیب بات ہے۔ کہ اس دعوے کا مدعی وُہ گروہ ہے۔ جو ویدوں سے ایسا ہی ناواقف اور ان کی اصلیت سے اسی طرح بیگانہ اور لاعلم ہے۔ جیسے ایک گوشت نہ کھانے والا۔ گوشت کے ذائقہ سے ایسی حالت میں ہر شخص خود ہی قیاس کر سکتا ہے۔ کہ اس دعوے میں کتنا وزن ہے۔

یہ ہم ہی نہیں۔ بلکہ اس تلخ حقیقت کا اقرار چار و ناچار بعض ممتاز ویدک دھرمی بھی کر چکے ہیں۔ چنانچہ کچھ عرصہ ہُوا۔ ایڈیٹر صاحب "آریہ پترکا" نے آریوں کو مخاطب کر کے لکھا:۔

"اے بھولے بھائیو! آپ "میاں منگتے باہر کھڑے درویش" کے مصداق۔ جو چیز تمہارے پاس ہی نہیں۔ تم دوسروں کو کیا دو گے؟ جب تم خود ویدوں کو پڑھنے کی کوشش نہیں کرتے۔ اور اُن کی ودیا کو حاصل کرنا تضیع اوقات سمجھتے ہو۔ تو دُوسروں کو ویدوں کا پیغام کیا دے سکتے ہو۔ تمہارے یہ کہنے سے کہ ویدوں میں رتن بھرے پڑے ہیں۔ وُہ روحانیت اور علوم الٰہی کا مخزن ہے۔ ان میں دُنیا بھر کی سائنس اور فلاسفی پائی جاتی ہے۔ اور دُنیا کی لائبریری میں سب سے اعلیٰ اور مفید پستک ہے۔ کوئی شخص ان کو پڑھنے کی رغبت نہیں کرے گا۔ بلکہ وُہ صریحاً دیکھے گا۔ کہ تم جس چیز کی تعریف کر رہے ہو تم خود اس کی لذت سے ناآشنا ہو۔ اور تم نے اسے حاصل کرنے کی کبھی کوشش نہیں کی"! (۱۹۔ اکتوبر ۱۹۱۸ء)

ایک مشہور آریہ لالہ رادھاکشن صاحب مہتہ نے رسالہ "اندر" بابت ماہ جون ۱۹۱۳ء میں لکھا:۔

"آریہ سماجیوں کے دونوں فریقوں میں ویدوں کا فاضل کوئی نہیں"!

"آریہ گزٹ" کے سابق ایڈیٹر اور مشہور ودوان پنڈت شوبرت لعل ورمن ایم۔ اے نے بھی اس حقیقت بالا کا اظہار رسالہ "اندر" میں اس طرح کیا:۔

"ہمارے (سماجی) بھائیوں کو کم از کم اتنا تو سمجھنا چاہیئے تھا۔ کہ جن ویدوں کے تم گیت گاتے ہو۔ تم میں ایک بھی ایسا آدمی نہیں ہے جو ان (ویدوں) کا ماہر کہا جائے۔ ویدک تعلیم کے لئے خود تم ان دستاتنی پنڈتوں) کے دست نگر ہو۔ نہ تم میں ایسے عالم ہیں۔ جو اصل معنوں میں ویدوں کے حقوق کا اعلان کر سکیں۔ نہ ایسے عالم ہیں۔ جو براہمن گرنتھ وغیرہ کی ماہیت کو سمجھ سکیں دسمجھا سکیں (اکتوبر ۱۹۱۶ء صفحہ ۳۳۶)

آریہ سماج کے مشہور مناظر اور چوٹی کے لیڈر سوامی درشنانند جی کا بھی اقرار موجود ہے۔ کہ آریہ سماج میں ویدوں کا کوئی عالم نہیں۔ ان کے اصل الفاظ یہ ہیں:۔

"آریہ جیسے چادرے ویدک دھرم کو تمام سنسار میں پھیلانے سے مایوس ہو چکے ہیں۔ وُہ جانتے ہیں۔ کہ جب پچیس سال کے اندر ہم ایک بھی وید کا جاننے والا پیدا نہیں کر سکے۔ تو ہم سارے سنسار میں کس طرح ویدوں کا پرچار کر سکیں گے"! (ٹریکٹ "آریہ سماج وچھوڑائی" صفحہ ۷)

مشہور آریہ ودوان پنڈت سات ولیکر لکھتے ہیں:۔

"حقیقت میں اس وقت تمام رُوئے زمین پر کامل وید منتروں کی واقعی اور سچی شرح کرنے والا ایک بھی شخص نہیں ہے"!

(رسالہ "ویدک دھرم" جلد ۱ نمبر ۷)

ان تحریرات سے جو خود آریوں کی ہیں۔ ظاہر ہے۔ کہ آریہ سماج میں ایک بھی شخص ایسا نہیں۔ جو ویدوں کا کامل علم رکھتا ہو۔ جب حقیقت یہ ہے۔ تو آریہ سماجیوں کا یہ کہنا۔ کہ وید ہی تمام علوم و فنون کا بھنڈار اور معارف و حقائق کا گنجینہ ہیں۔ اور یہ کہ انہی چار پستکوں پر دنیا کی نجات منحصر ہے۔ کس قدر مضحکہ خیز بات ہے۔ اگرچہ یہی بات ویدوں کی حقیقت، ظاہر کرنے اور ان کے متعلق جو دعوے کئے جاتے ہیں۔ ان کی صداقت معلوم کرنے کے لئے کافی ہے۔ لیکن ہم آریہ صاحبان کے سامنے بعض مطالبات پیش کر کے دکھانا چاہتے ہیں۔ کہ ویدوں کی نسبت ان کے دعاوی بالکل بے بنیاد ہیں۔

پہلا مطالبہ

پہلا مطالبہ یہ ہے۔ کہ اگر واقعی وید ایشور گیان (الہامی) ہیں۔ اور ابتدائے عالم میں پرمیشور نے انہیں چار رشیوں پر نازل کیا۔ تو سماجی دوست بتلائیں۔ کہ ویدوں میں یہ دعوے کہاں ہے یہ تو ظاہر ہے۔ کہ جب تک یہ بات خود ویدوں میں موجود نہ ہو۔ اور کوئی ذریعہ اس کے معلوم کرنے کا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ابتدائے عالم میں بقول آریہ صاحبان ویدوں اور ویدک رشیوں کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ پس جب تک وید ہی یہ نہ بتائیں۔ کہ وُہ چار رشیوں پر نازل ہُوئے۔ اس وقت تک یہ بات معلوم نہیں ہو سکتی۔ مگر ہم ببانگ دہل کہتے ہیں۔ کہ آریہ صاحبان ویدوں سے قطعاً یہ دعوے نہیں پیش کر سکتے۔ اور جب وید اس بارہ میں گنگ ہیں۔ اور وُہ کچھ نہیں بتلاتے۔ تو آریہ صاحبان کا دعوے بالکل باطل اور بے بنیاد ثابت ہو جاتا ہے۔

دُوسرا مطالبہ

ہمارا دُوسرا مطالبہ یہ ہے۔ کہ اگر آریہ سماجی ویدوں سے اگنی وایو۔ آدتیہ اور انگرا رشیوں کا ملہم وید ہونا ثابت نہیں کر سکتے۔ تو کم از کم کسی اور قدیمی کتاب سے ہی یہ دکھا دیں۔ کہ ان چار رشیوں نے دعویٰ کیا ہو۔ کہ فلاں زمانہ میں ایشور کی طرف سے ہم پر چار وید نازل ہُوئے کیونکہ جب تک وُہ اشخاص جنہیں ملہم بتایا جاتا ہے۔ خود دعوے نہ کریں کہ ہم پر وید نازل ہُوئے۔ تب تک دوسروں کا کیا حق ہے۔ کہ وُہ خواہ مخواہ ان کی طرف یہ بات منسوب کریں۔ ہمارا دعوٰے ہے۔ کہ اس قسم کا دعوٰے وید سے لے کر مہابھارت تک کے زمانہ کی تصانیف میں بھی مرقوم نہیں۔

تیسرا مطالبہ

ہمارا تیسرا مطالبہ یہ ہے۔ کہ آریہ سماجی کسی مستند کتاب میں یہ لکھا ہُوا دکھا دیں۔ کہ ابتدائے دُنیا میں فلاں جگہ اور فلاں مقام پر اگنی اور وایو وغیرہ چار رشیوں پر ایشور کی طرف سے چار وید نازل ہُوئے۔ یہ مطالبہ نہایت معمولی ہے۔ مگر ہم یقیناً جانتے ہیں کہ اس کا جواب دینا بھی آریہ سماج کے لئے ویسا ہی ناممکن ہے جیسا پہلے مطالبات کا۔ پس وُہ کتاب جس کے متعلق یہ قطعاً ثابت نہیں کیا جا سکتا۔ کہ وُہ کس پر کہاں اور کب نازل ہُوئی۔ اور جن کو ملہم کہا جاتا ہے۔ نہ وُہ خود تسلیم کرتے ہیں۔ کہ ہم پر یہ کتاب نازل ہُوئی ایسی کتاب کو الہامی کہنا۔ اور خصوصاً اس حالت میں جبکہ آریہ سماج ویدوں سے قطعی ناواقف ہے۔ صریح طور پر آریہ سماج کی بنیاد ریت پر ہونے کا ثبوت ہے۔

ایک غلط حوالہ

ہمیں "شت پتھ براہمن" کا وُہ حوالہ خُوب معلوم ہے۔ جو دیانند جی نے "ستیارتھ پرکاش" میں پیش کیا ہے۔ اور جس کا ترجمہ یہ کیا گیا ہے:۔

"پہلے پہل یعنی پیدائش کے شروع میں پرماتما نے اگنی۔ وایو آدتیہ اور انگرا رشیوں کے آتما میں ایک ایک وید کو ظاہر کیا"!

(ستیارتھ پرکاش ہندی بار دوم صفحہ ۲۰۲ و اردو بار چہارم صفحہ ۲۲۴)

مگر یہ اصل حوالہ کا صحیح ترجمہ نہیں۔ منتر کا لفظی ترجمہ صرف یہ ہے:۔ کہ

"اگنی سے رگوید۔ وایو سے یجر وید۔ سوریہ سے سام وید ظاہر ہُوئے"۔

اور یہ فقرہ کہ "پہلے پہل یعنی پیدائش کے شروع میں پرماتما نے ..... انگرا رشیوں کے آتما میں ایک ایک وید کو ظاہر کیا"! اپنی طرف سے بڑھا لیا گیا ہے اور اگنی۔ وایو۔ سوریہ کو خواہ مخواہ رشی قرار دے لیا گیا ہے۔ شت پتھ براہمن میں اس کا کوئی ذکر نہیں۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ اگنی۔ وایو۔ آدتیہ وغیرہ نام کے کوئی رشی نہیں ہوئے اور یہ انسانوں کے نام نہیں۔ بلکہ یہ تو آگ ہوا۔ اور سورج وغیرہ مادی عناصر کے نام ہیں۔ جیسا کہ لکھا ہے:۔

"پرجاپتی نے کرتوں کو تپایا۔ جب وُہ گرم ہو گئے۔ تو اس نے ان کے رس کو نچوڑا (تب) اگنی زمین سے وایو آکاش سے سُورج دیو (کرۂ ہوائی) سے پیدا ہُوا"۔ "تب اُس نے (ان دیوتاؤں (آگ۔ ہوا، سُورج) کو تپایا۔ جب وُہ گرم ہو گئے۔ تو اُس نے اُن کے رسوں کو نچوڑا۔ رچائیں (رگ) آگ سے یجو (یجر) ہوا سے سام سورج سے (نکلے)"! (چھاندوگیہ اپنشد پرپاٹھک ۴ کھنڈ ۱۷)

ان حوالوں سے ظاہر ہے۔ کہ اگنی۔ وایو وغیرہ آگ۔ ہوا۔ اور سُورج وغیرہ م م م عناصر کے نام ہیں۔ ورگرنہ ان کی پیدائش کا اکاش اور کرۂ ہوائی سے بتانا کیا معنی رکھتا ہے؟ اور ان کو گرم کر کے اُن سے رس نکالنے کا کیا مطلب؟ پس جب ثابت ہو گیا۔ کہ یہ عناصر کے نام ہیں۔ نہ کہ انسانوں کے۔ اور جبکہ ویدوں کا کوئی ملہم ثابت نہ ہو سکا۔ اور یہ معلوم نہ ہو سکا۔ کہ وُہ کس پر۔ کب۔ کیوں اور کس ملک اور کس جگہ نازل ہُوئے۔ تو انہیں الہامی کہنا بھی بالکل باطل ہو گیا۔

صوبہ پنجاب میں تبلیغی تنظیم

صوبہ سرحد میں تبلیغی تنظیم کا میں پہلے اعلان کر چکا ہوں۔ اب صوبہ پنجاب کی وسعت اور مبلغین کی قلت کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ انتظام کیا گیا ہے۔ کہ اس صوبہ کے تمام اضلاع مبلغین میں بموجب نقشہ ذیل تقسیم کر کے ہر ایک علاقہ کے الگ الگ مہتمم تبلیغ مقرر کر دیئے گئے ہیں۔ ہر ایک علاقہ کا مہتمم تبلیغ ذمہ دار ہوگا۔ کہ وہ اس صداقت اور نور سے جو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہم کو عطا فرمایا ہے۔ اپنے علاقہ کو منور کرنے کی غرض سے ہر ممکن طریق سے جد و جہد کرے۔ اور لائحہ عمل مرتبہ نظارت دعوت و تبلیغ کے مطابق ہر جماعت سے انصار اللہ کی جمعیت تیار کر کے مضافات میں تبلیغ کے انتظام کو مستحکم کرے ہر ضلع میں ایک ایک ناظم اور ہر تحصیل کو حلقہ جات میں تقسیم کر کے ایک ایک انسپکٹر تبلیغ مقرر کیا جائے۔ جو اپنے حلقہ میں تبلیغ کا ذمہ دار ہوگا۔ اور سکرٹریان تبلیغ اور انصار اللہ کے کام کی نگرانی کریگا۔

ناظم کا سب سے بڑا فرض یہ ہوگا۔ کہ وہ ضلع کی جماعت کو مرکزی حیثیت دے کر تمام متفرق جماعتوں کو تبلیغی نظام میں اپنے مرکز سے وابستہ کرائے۔ جس کا آسان طریقہ یہ ہے۔ کہ سال میں ایک جلسہ منعقد کیا جائے۔ جس میں ضلع کی مقامی جماعتوں کے سکرٹریان تبلیغ جمع کئے جائیں۔ اور تبلیغ کی راہ میں جو مشکلات ہوں۔ باہمی مشورہ سے ان کو حل کیا جائے۔ اور اس طرح نظام تبلیغ میں ایک وحدت قائم کی جائے۔ اس سارے نظام کا افسر اعلیٰ ناظم تبلیغ ہوگا۔ جو مہتمم تبلیغ علاقہ کی ہدایات کا پابند ہوگا۔

غرض ہر ایک علاقہ کی احمدی جماعتیں تبلیغی نظام میں اپنے علاقہ کے مہتمم تبلیغ کے ماتحت ہونگی۔ ہمارا سب سے بڑا کام کلمۂ حق پہنچانا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید فرماتا ہے۔ وما علینا الا البلاغ۔ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تبلیغی مہم کو پایۂ کمال تک پہنچانے کے لئے اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا ہے۔ اور آپ کی سب سے بڑی غرض یہی تبلیغ تھی۔ چنانچہ آپ رسالہ الوصیت میں فرماتے ہیں۔

”خدا تعالےٰ چاہتا ہے۔ کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں۔ کیا یورپ اور کیا ایشیاء ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں۔ توحید کی طرف کھینچے۔ اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالےٰ کا مقصد ہے۔ جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا ہوں“

ہر مہتمم تبلیغ کے لئے یہ بھی ضروری ہوگا۔ کہ وہ اپنی نقل و حرکت کی اطلاع جس طرح نظارت دعوۃ و تبلیغ کو دیں۔ ایسا ہی ہر ضلع کی مرکزی انجمن کو بھی دیں۔ بلکہ اپنا پروگرام ان کے مشورہ سے بنائیں۔ جس کی نقل نظارت ہذا کو بھیجی جائے۔

نمبر	نام مہتمم تبلیغ	علاقہ تبلیغ	کیفیت
۱	مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری گیانی واحد حسین صاحب۔	امرتسر۔ لاہور۔ فیروز پور۔	نوٹ:۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب اس مجوزہ علاقہ میں یکم ستمبر ۱۹۳۱ء سے جبکہ گورداسپور کی تنظیم سے فارغ ہو جائینگے۔ امرتسر میں کام شروع کر دیں۔
۲	مولوی عبد الغفور صاحب	راولپنڈی۔ کیمل پور میانوالی۔ جہلم	راولپنڈی سے کام شروع کریں۔ اور اپنے پروگرام کی نقل دفتر میں بھیجدیں۔
۳	مولوی ظفر محمد خان صاحب	ملتان۔ مظفر گڑھ ریاست بہاولپور وغیرہ۔	فوراً ملتان پہنچکر کام شروع کریں۔ اور اپنے پروگرام کی نقل دفتر میں بھیج دیں۔
۴	مولوی علی محمد صاحب اجمیری	منٹگمری۔ لائلپور۔ شاہپور۔ جھنگ	منٹگمری سے کام شروع کر دیں۔
۵	مولوی ظہور حسین صاحب	سیالکوٹ۔ گوجرانوالہ۔ گجرات شیخوپورہ	ضلع سیالکوٹ سے فارغ ہو کر گوجرانوالہ چلے جائیں۔
۶	مہاشہ محمد عمر صاحب	گورداسپور۔ کانگڑہ۔ ہوشیارپور۔ جالندھر	پہلے تحصیل پٹھانکوٹ سے کام شروع کیا جائے۔
۷	مولوی محمد حسین صاحب	لدھیانہ۔ انبالہ۔ ریاست پٹیالہ۔ نابھہ۔ جیند	انبالہ سے فارغ ہو کر ریاست پٹیالہ میں کام کریں۔
۸	مولوی عبد الرحمٰن صاحب انور بوتالوی	دہلی۔ حصار۔ رہتک۔ گوڑگانواں کرنال	پہلے دہلی میں کام شروع کیا جائے۔
۹	مولوی غلام رسول صاحب راجیکی	ریزرو قادیان میں رہیں گے	ان سے حسب ضرورت کام لیا جائیگا۔

نوٹ نمبر ۱:۔ اس تبلیغی نظام کو بہتر اور مفید بنانے کے لئے جو دوست اپنے اپنے علاقہ کے مہتمم تبلیغ کی مدد کریں گے۔ وہ نظارت کی طرف سے شکریہ کے مستحق ہوں گے۔

نیز اگر کوئی دوست اس نظام کے متعلق مجھے مشورہ دے سکتے ہوں۔ تو لکھ کر بھیجدیں۔ تاکہ میں اس پر بھی غور کر سکوں۔

نمبر ۲:۔ ہر ضلع میں دو ماہ کا دورہ ہوگا۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

مراسلات

سانپ کے زہر سے بیماریوں کا علاج

دنیا میں کئی چیزیں ایسی ہیں۔ جن کو ظاہری نظر سے دیکھنے والے کہہ دیا کرتے ہیں۔ ایسی چیزوں کا اس عالم میں نہ ہونا ہی بہتر تھا۔ مگر تیرہ سو سال گزرے خداوند کریم نے قرآن مجید میں جو یہ فرمایا تھا۔ کہ ھوالذی خلق لکم ما فی الارض جمیعاً یعنی خدا ہی ہے۔ جس نے پیدا کیا۔ تمہارے فائدہ کے لئے جو کچھ کہ زمین میں ہے۔ زمانہ حال کی علمی ترقی اس کی تصدیق کر رہی ہے۔ چنانچہ حال ہی میں جو تجربات سانپ کے زہر سے بیماروں کے تندرست کرنے کے متعلق کئے گئے ہیں۔ وہ اس بات کی کافی دلیل ہیں۔ کہ سانپ جیسی چیز بھی کارخانۂ قدرت میں مفید ہو سکتی ہے۔ سانپ جو انسانی زندگی کے سب سے زیادہ دشمن جانداروں میں سے ہے۔ صرف ہندوستان میں ہی ہر سال بیس ہزار سے زائد آدمی سانپ کے ڈسنے سے ہلاک ہو جاتے ہیں۔ مگر وہی زہر جو غیر معمولی حالات میں انسان کی موت کا باعث ہوتا ہے۔ اگر صحیح طور پر استعمال کیا جائے۔ تو انسان کے لئے بہت فائدہ مند ہو سکتا ہے۔

حال ہی میں ایک سائنس دان نے سانپوں کے زہر کو بطور دوائی استعمال کر کے جو تجربات کئے ان کے حسب ذیل نتائج اخبار سٹیٹسمین مورخہ ۲۳ جولائی ۱۹۳۱ء) میں شائع ہوئے ہیں۔

(۱) مرگی کے اڑھائی سو مریضوں کو جنہیں سانپ کے زہر سے ٹیکہ کیا گیا ان میں اٹھارہ فیصدی کو قطعاً پھر یہ شکایت نہ ہوئی۔ اور ان میں سے صرف چھ فی صدی ایسے تھے جنکو کوئی فائدہ نہ ہوا۔ باقی کی بیماری بہت کم ہو گئی۔ اسی طرح کوریا میں پچھتر فی صدی حالتوں میں زہر کا ٹیکہ مکمل طور پر علاج ثابت ہوا۔ اسی طرح کہا جاتا ہے۔ کہ ہسٹیریا۔ دردِ ریح اور کئی مختلف اعصابی بیماریوں کے مریض بھی صحت یاب ہو گئے۔

کیا یہ اسلام کی صداقت کا عظیم الشان ثبوت نہیں کہ جن رازہائے قدرت کا انکشاف اب ہو رہا ہے قرآن مجید نے انسان کی توجہ ان امور کی طرف آج سے تیرہ سو سال پہلے مبذول کرائی تھی۔

خاکسار عبدالحمید بی ایس سی

کشمیر میں اسلامی حکومت

بندہ اگرچہ غیر احمدی ہے لیکن احمدیہ جماعت نے آج کل جس زور شور سے مسلمانوں کے حقوق ریاست کشمیر میں قائم کرنے کے لئے عملی قدم اٹھایا ہے۔ اور باوجود علمائے اسلام کی شدت مخالفت کے ہمدردی اسلام میں ثابت قدمی کا ثبوت دیا ہے۔ وہ اخبار "الفضل" کا مطالعہ کرنے والوں سے ہرگز مخفی نہیں رہ سکتا۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ الفضل کے ہی ذریعہ چند الفاظ پیش کروں۔ آپ میرا خط بجنسہ شائع فرماویں۔

آج کل ہندو اخبارات مسلمانوں پر یہ الزام لگا رہے ہیں کہ مسلمانوں نے کشمیر میں اسلامی سلطنت قائم کرنے کے لئے خفیہ سازش شروع کر رکھی ہے۔ اور انہوں نے اپنے زعم میں بعض خطوط بھی اس قسم کے حاصل کر لئے ہیں۔ اور وہ اپنے خیال میں مسلمانوں کی اس سازش کو طشت ازبام کرنے والے ہیں۔ لیکن انہیں معلوم ہونا چاہیئے۔ مسلمانوں کو خفیہ سازش کرنے کی کچھ ضرورت نہیں۔ کشمیر میں مسلمانوں کی تعداد اتنی زیادہ ہے۔ کہ اس کے مقابلہ میں گاندھی جی کا اگر ہندوستان کے لئے حکومت خود اختیاری مانگنا درست سمجھا جا سکتا ہے۔ تو کشمیر کے لئے مسلمانوں کا وہاں اپنی حکومت کے لئے جدوجہد کرنا بالکل موزون ہے۔ اور وہ علانیہ طور پر اسلامی حکومت کا مطالبہ کر سکتے ہیں۔ اور کچھ عجیب نہیں۔ کہ وہ ساری قوم اسی طاقت اور قوت سے کھڑی ہو جائے۔ جس قوت سے ہندوستان میں کانگرس آج کل اپنے آپ کو تیار سمجھتی ہے۔ اور ان کا ہر شخص گاندھی جی سے بڑھ کر ثابت ہو۔

کشمیری قوم کی ذہنیت کو سمجھنے والے خوب سمجھتے ہیں۔ کہ وہ ایک دلیر قوم ہے۔ لیکن کشمیر کی حکومت کے انتہائی تشدد کے سبب اس قدر کمزور کر دی گئی ہے۔ کہ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس میں زندگی کی کوئی علامت نہیں۔ لیکن اس قوم کے افراد جو حکومت برطانیہ کے علاقوں میں قلیل مدت سے آباد ہوئے ہیں۔ ان کی بہادری۔ دلیری اور علمی ترقی نیز ہر قسم کے نشوونما کو دیکھ کر یہ حقیقت بالکل واضح ہو جاتی ہے۔ کہ یہ قوم اپنے فطری خواص کے لحاظ سے تمام قوموں پر فوقیت رکھتی ہے۔ اور سلسلہ احمدیہ کے لٹریچر کا مطالعہ کرنے والے تو اس قوم کو بنی اسرائیل قرار دیتے ہیں۔ اور کچھ شک نہیں کہ بعض مشابہتوں کے لحاظ سے فی الواقعہ بنی اسرائیل کی قوم سے اس کو تعلق ہے۔ پس جبکہ یہ قوم قدیمی ایام سے ملک کشمیر میں آباد ہے۔ تو ضروری ہے۔ کہ حکومت میں ان کو پورا پورا دخل ہو۔ اور اب جبکہ ان میں لائق سے لائق آدمی موجود ہیں کوئی وجہ نہیں کہ ایک قلیل التعداد قوم زبردستی ان پر حکومت کرے۔ خاکسار عبدالقادر نیا گاؤں لکھنؤ۔

تجارت کرو فائدہ اٹھاؤ

کمپنی ہذا کے کارکن احمدی ہیں - مال دیانتداری سے بھیجا جاتا ہے
ہر قسم کے عمدہ - ارزاں - زنانہ - مردانہ کشمیری کی گلونٹھ مالیتی دو صد روپیہ بغرض تجارت منگوا کر نفع اٹھاؤ - ذاتی ضرورت کیلئے بیس روپیہ کی نمونہ کی گانٹھ منگوا کر اہل و عیال کے کم خرچ بالانشین پارچات بنواؤ - قلیل سرمایہ کی بہترین تجارت ہے - پردہ نشین مستورات بھی یہ تجارت کر رہی ہیں - چوتھائی رقم ہمراہ آرڈر پیشگی آنی چاہیئے ::

امریکہ کی سربند سالم گانٹھیں

موسم آرہا ہے - امریکن سیکنڈ ہینڈ کوٹ کی گانٹھوں کا ابھی سے آرڈر بھیجئے - ہمارا مال سب سے اعلےٰ - نرخ سب سے ارزاں ہیں - اس وقت آرڈر دینے والوں کو خاص رعایت کرایہ مال گاڑی بالکل معاف
تھوک نرخ طلب کرو ::

برساتی واٹر پروف کوٹ - جائے نماز قالین ارزاں نرخ پر منگوایئے

امریکن کمرشل کمپنی بمبئی نمبر ۱۱

ترقی کاراز

سپورٹس کی اشیاء رعایتی قیمتوں پر احمدی فرم سے حسب الارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز خرید فرماویں - انگلستان جس چیز کے ذریعہ ترقی کر کے ¼ حصہ دنیا پر قابض ہوا - وہ سپورٹس ہی ہے اس لئے احباب سپورٹس مین بننے کی کوشش کریں ::

شے	قیمت
وائی بال کیس زرد رنگ ۱۸ پینل اول درجہ	فی عدد [illegible]
" " " دوم	" [illegible]
" " رنگین سرخ و سبز درجہ اول	" [illegible]
" " نیٹ عمدہ اول درجہ فیتہ دو طرفی	" [illegible]
" " " دوم " یکطرفہ	" [illegible]
" " " " سوم "	" [illegible]
بلیڈر نمبر ۴ برائے وائی بال نمبر ۴	" ۱۲/
ہاکی سٹکس لیدر سیون اول درجہ رگدار عمدہ قسم	" [illegible]
" " " دوم "	" [illegible]
" " لیدر بونڈ اول درجہ عمدہ قسم	" [illegible]
" " " " دوم	" [illegible]
بال سفید چمڑا اول درجہ ریکارڈ کراؤن	" [illegible]
" دوم سوجر	" [illegible]
" سوم پاپولر	" [illegible]

نظام اینڈ کو شہر سیالکوٹ

کیا امتحان انگریزی سے آپ یا آپ کے بچے اب بھی گھبرائیں گے؟

دیکھئے جناب قاضی اشتیاق احمد صاحب عباسی اوورسیر مین پوری کیا فرماتے ہیں - مصنف کا کس زبان سے شکریہ ادا کیا جائے کہ اس نے جدید انگلش ٹیچر ایسی کتاب شائع کر کے طلباء اور انگریزی سے بالکل نابلد اشخاص کی بہت بڑی خدمت انجام دی ہے - میرے ایک عزیز دوست جو کئی سال سے متواتر الہ آباد یونیورسٹی کے امتحان انٹرنس میں صرف انگریزی میں فیل ہو رہے تھے - محض اس کتاب کی بدولت جس میں بقول کسی کے دریا کو کوزہ میں بھر کر دکھلایا گیا ہے - پاس ہو گئے ::

صفحہ ۳۰۴ دوسرا سیکنڈ ایڈیشن - قیمت ڈیڑھ روپیہ علاوہ محصول ڈاک ::

اگر ایک لائق استاد کا کام نہ دے - تو کل قیمت معہ محصول ڈاک واپس کر دی جائے گی ::

قمر برادرز (الف) شملہ

دری! دری!! دری!!!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریروں اور تقریروں سے احمدی بھائیوں کو بخوبی معلوم ہے کہ احمدی احمدی سے تعاون کرے سو میں لودھیانہ میں دریوں کا کام کرتا ہوں جس بھائی کو پلنگ کی دری دو دری چار دری کی ضرورت ہو مجھ سے منگواؤ آپ کو آپکے بازار کے نرخ سے کفائت سے بھیجونگا نیز فرشی دری - پٹکہ چینہ - پٹکہ ماشی لودھیانہ بساحت کفائت مندرجہ ذیل روانہ کروں گا - ذیل کے پتہ پر آپ آرڈر دے سکتے ہیں -

محمد عبداللہ احمدی لودھیانہ محلہ شیخ پورہ

نئی ایجاد

ایک نہایت مجرب دوائی اکسیر تسہیل ولادت مستورات کیلئے خداتعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے - بلا تامل منگاؤ - اور اسکے خداداد اثر کا مشاہدہ کرو - کہ کس طرح ولادت کی نازک اور مشکل گھڑیاں بفضل خدا آسان ہو جاتی ہیں - قیمت معہ محصول ڈاک ۱۲؍ ::

ملنے کا پتہ: مینیجر شفاخانہ دلپذیر سلانوالی ضلع سرگودہا

ضرورت ہے

ایک نیک مسلم یکنگ موٹر ڈرائیور کی - درخواستیں معہ سندات بذریعہ مینیجر صاحب الفضل آنی چاہئیں - احمدی کو ترجیح دی جائے گی - تنخواہ وغیرہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوگا - درخواست دہندہ کو مقدار تنخواہ جو وہ کم از کم لینا چاہتا ہے درخواست میں ظاہر کر دینی چاہیئے ::

بذریعہ مینیجر صاحب اخبار الفضل قادیان

اللہ بخش سٹیم پریس قادیان میں

ہر قسم کی لکھائی چھپائی و بائینڈنگ کا کام نہایت عمدہ اور بارعایت ہوتا ہے - نیز کاغذ ہر قسم لاہور اور امرتسر کے نرخ پر مل سکتا ہے ::

المشتہر: چوہدری اللہ بخش مالک اللہ بخش سٹیم پریس قادیان پنجاب

سیرۃ النبی جلد ثالث پر تنقیدی نظر

ہر احمدی پر اس کا دیکھنا فرض ہے - باعث ازدیاد ایمان ہوگا جس میں سیرۃ النبی جلد ثالث پر ناقدانہ نظر ڈالکر ڈاکٹر محمد عمر صاحب بی - ایم - ایس نے ان نشتروں پر علمی روشنی ڈالی ہے - جو مصنف نے اس معرکۃ الآرا کتاب میں کی ہیں - اور یہ ضروری کر دیا ہے - کہ جو لوگ سیرۃ النبی جلد ثالث پڑھیں وہ اس تنقید پر بھی نظر ڈالیں - اس کتاب کی صرف چند کاپیاں باقی ہیں قیمت مجلد ۸؍ - ملنے کا پتہ -

شوکت تھانوی زرد محل امام باڑہ آغا باقر لکھنؤ

بخار کی چٹکی

اس امریکن دوا کی تین چٹکی - تھوڑے گرم پانی میں ملا کر پندرہ پندرہ منٹ کے بعد دینے سے ہر قسم کا بخار - زکام - پسلی نمونیہ - پلیگ - سوئی جبرہ - چیچک - پتلے ہرے دست آنا - لو اور گرمی کا اثر دفع ہو جاتا ہے - مقوی ہے - ٹانک کا کام دیتی ہے - آزمائش شرط ہے

ڈاکٹر محمد حسن احمدی ایم - ڈی - ایچ - ایس
بیری اکبر پور کان پور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

——— مہاراجہ کشمیر گول میز کانفرنس میں شمولیت کی غرض سے لندن جانے والے تھے۔ لیکن ریاست میں بدامنی کی وجہ سے جانے کا ارادہ ترک کر دیا ہے۔

——— آریہ اخبار پرتاپ راوی ہے۔ کہ اگرچہ بظاہر سری نگر اور جموں میں امن ہے۔ مگر ہندو مسلمانوں کے تعلقات بہت کشیدہ ہیں۔

——— فسادات کشمیر کے متعلق ریاست کی طرف سے ایک اعلان کیا گیا ہے۔ جس کی وجہ یہ بتائی گئی ہے۔ کہ مسلم ممبروں نے استعفیٰ دیکر تحقیقاتی کمیٹی کے کام میں چونکہ تاخیر پیدا کر دی ہے۔ اس لئے پبلک کو اصل حالات سے آگاہ کرنا ضروری ہے۔ اس بیان کو پڑھ کر یہ معلوم نہیں ہوتا۔ کہ کسی حکومت نے لکھا ہے۔ بلکہ کسی ہندو مہا سبھائی کی تحریر معلوم ہوتی ہے۔ ہر پہلو سے مسلمانوں کو قصور وار قرار دینے کی کوشش کی گئی ہے۔

——— حکومت ہند نے غیر معمولی گزٹ شائع کیا ہے۔ کہ ملک معظم۔ نے برما کریمنل لا امنڈمنٹ ایکٹ ۱۹۳۱ء کی منظوری دیدی ہے۔

——— ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان میں پکٹنگ کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ کانگرس کمیٹی نے گاندھی جی کو تار دیا تھا۔ کہ اس حکم کے خلاف سول نافرمانی کی اجازت دی جائے۔ مگر انہوں نے لکھا ہے۔ کہ احکام کی خلاف ورزی نہ کی جائے۔

——— لوا کھائی کے قریب ایک مقام پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ طغیانی کے خطرہ سے بچنے کے لئے بند کاٹنا چاہتا تھا۔ مگر دیہاتیوں نے اس کام کو دو دن کے لئے ملتوی کرنے کی درخواست کی۔ جسے نامنظور کر دیا گیا۔ دیہاتیوں نے مزاحمت اختیار کی۔ اور تشدد سے کام لیا۔ مجمع کو منتشر کرنے کے لئے پولیس نے گولی چلائی جس سے بیس اشخاص زخمی ہوئے۔

——— ایک ہندو ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر نے ڈی۔ اے وی کالج کانپور کو تیس ہزار روپیہ دیا ہے۔

——— چونڈہ ضلع سیالکوٹ کی اطلاع ہے۔ کہ وہاں مسلمانوں نے اسی طرح ہندوؤں سے خرید و فروخت بند کر دی ہے جس طرح ہندو ان سے نہیں خریدتے اور دیہات سے آنے والی مسلمان عورتوں کو شہر آکر خرید و فروخت کرنے سے روکا جا رہا ہے۔

——— کلکتہ کے ایک شخص نے جس کا نام کمود بابو ہے پوسٹ کارڈ کی صرف ایک طرف ۵½ انچ کی لمبائی اور ۳½ انچ کی چوڑائی میں ۳۳۰۰ سطریں رقم کی ہیں۔ جن میں بارہ ہزار الفاظ کی کھپت ہوئی ہے۔ راقم کا چیلنج ہے۔ کہ پوسٹ کارڈ پر اس سے زیادہ الفاظ نہیں لکھے جا سکتے۔

——— انگلستان کی تازہ مردم شماری سے معلوم ہوا ہے کہ ایک لاکھ دس ہزار بیوہ عورتیں دوبارہ شادی کر چکی ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اتنی ہی کنواری لڑکیوں کو شوہر نہ مل سکے۔

——— ۲۴ جولائی کو دار العوام میں زراعتی بل پر بحث شروع ہوئی۔ بہت سے مزدور ممبر ایک شادی کی تقریب کی وجہ سے غیر حاضر تھے۔ اس لئے خطرہ تھا۔ کہ حکومت کو شکست نہ ہو جائے۔ لیکن بحث کو لمبا کر دیا گیا۔ اور ممبروں کو بذریعہ تار و ٹیلیفون جلد پہونچنے کے پیغام ارسال کئے گئے۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ممبروں نے عین وقت پر پہنچ کر حکومت کو شکست سے بچا لیا۔

——— پاپائے روما نے موسولینی اور اس کی فیسٹی پارٹی کے خلاف فتویٰ دے دیا تھا۔ جس سے غضبناک ہو کر پانچ اطالوی نوجوانوں نے پاپائے مذکور پر قاتلانہ حملہ کر دیا۔ جو گرفتار کر لئے گئے اور اب ایک ٹریبونل ان کے مقدمہ کی سماعت کر رہا ہے۔

——— ایک فرانسیسی مصنف موسیو البرٹ میکار نے ایک کتاب برطانیہ کے نظام جاسوسی کے متعلق لکھی ہے جس میں لکھا ہے برطانی سلطنت خفیہ پولیس کے ذریعہ حکومت کر رہی ہے۔ اور لارڈ کچنر کی غرقابی بھی اسی محکمہ کی سازش کا نتیجہ تھی۔ جو اس کے روز افزوں اقتدار کے خطرہ کو محسوس کرتے ہوئے کی گئی تھی۔

——— شملہ ۲۹ جولائی۔ فوجی سب کمیٹی کی تخفیف کمیٹی کا اجلاس ۳۱ جولائی کو ہوگا۔ جس میں تخفیف کے متعلق بیان کردہ بے قاعدگیوں پر بحث کی جائے گی اور یکم اگست سے شہادتیں شروع ہو جائیں گی۔

——— ڈیرہ غازی خان ۲۹ جولائی۔ اس ضلع میں اس سے پیشتر کبھی اس قسم کی طغیانی نہیں آئی۔ ضلع کے شہروں اور دیہات میں پانی ہی پانی نظر آتا ہے۔ ۲۳ جولائی کی شام کو اور ۲۴ جولائی کو آدھی رات کے وقت صورت حالات نازک ہو گئی۔ ڈیرہ غازی خان کا شہر ایک کشتی کی طرح پانی میں تیرتا ہوا نظر آتا تھا۔ بہر حال ۲۵ کی شام کو پانی قدرے کم ہوا۔ نقصان جان کی کوئی اطلاع نہیں ملی۔ سیلاب کی وجہ یہ ہے۔ کہ دریائے برہم پتر کا پانی اچانک ہی چڑھ گیا ہے۔ لاکھوں روپیہ کے نقصان کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔

——— لال گنج ضلع رائے بریلی کی کانگرس کمیٹی کے سکرٹری کی گرفتاری کا حکم نافذ کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ اس نے ایک سربرآوردہ زمیندار کو تہدید آمیز چٹھی بھیجی تھی۔ کہ اگر تم نے کانگرس کو ایک ہزار روپیہ بطور جرمانہ ادا نہ کیا۔ تو تم پر پکٹنگ لگا دیا جائے گا۔ دھمکی کے مطابق تعلقدار کے مکان پر شدید پکٹنگ لگایا گیا۔ اور کسی باورچی تک کو اندر جانے کی اجازت نہ دی گئی۔

——— میکلیگن کالج مغل پورہ کی تحقیقاتی کمیٹی چند روز سے باقاعدہ اپنے فرائض انجام دے رہی تھی۔ مگر یک لخت اپنا کام معرض التوا میں ڈال کر بسید معاً شملہ چلی گئی ہے۔ کمیٹی کو دوران تحقیقات میں بعض نہایت خوفناک حقائق معلوم ہوئے۔ مثلاً بیان کیا جاتا ہے۔ کہ کمیٹی نے ایک مزدوری رجسٹر منگا کر دیکھا۔ تو اس میں سے کوئی ڈیڑھ مہینے کے اندراجات غائب تھے۔ یعنی کسی نے اتنے ورق ہی پھاڑ لئے تھے۔ بعض مالیوں نے بیان کیا۔ کہ ہم کام تو پروفیسروں کی کوٹھیوں پر کرتے ہیں۔ اور تنخواہ کالج سے پاتے ہیں۔ ایک بہت بڑے افسر نے کالج کے آدمیوں سے اپنی ذاتی موٹر کی مرمت کرائی جس کی اجرت ڈھائی سو روپے کے قریب ہوتی تھی۔ لیکن ایک پیسہ بھی ادا نہ کیا۔ پرنسپل وٹیکر نے کالج کی ایک بیٹری کوئی دس ماہ سے اپنی ذاتی موٹر میں لگوا رکھی تھی۔ اور کمیٹی کے ارکان نے اس بیٹری کو موٹر میں بچشم خود دیکھا ہے۔ اس کے علاوہ اور بے شمار باتیں ہیں۔ جن کا اثر پرنسپل اور بعض پروفیسروں پر براہ راست پڑتا ہے۔

——— گاندھی جی نے کلکٹر سورت کے نام ایک مکتوب ارسال کیا تھا۔ جسے الٹی میٹم کا مترادف خیال کیا جاتا ہے۔ اس مکتوب کی نقل تار کے ذریعے سے وائسرائے کے پاس بھیجی گئی تھی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ وائسرائے نے اس کے جواب میں گاندھی جی کو لکھا ہے۔ کہ نازک صورت حالات (فساد) پیدا کرنے میں تعجیل کاری سے کام نہ لیں۔

——— مسٹر لیٹیمر ریونیو کمشنر صوبہ سرحد کرنیل اوگلوی کی جگہ ریاست کشمیر کے ریذیڈنٹ مقرر ہوئے ہیں۔

——— سری نگر ۲۸ جولائی۔ مہاراجہ نے حکم دیا ہے کہ ان کے پرائیویٹ سٹاف میں جتنے مسلمان ہیں (خانسامے وغیرہ) سب کی جگہ ہندو رکھے جائیں۔

——— مہاراجہ پٹیالہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ آئندہ دیوانی مقدمات میں جن کی مالیت ۵۰۰ سے کم ہو گی۔ ۱۱/۴/۱ کی بجائے ۸/۱ ۷ فیصدی کورٹ فیس لگائی جائے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا۔